اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم
دے، اور بُرے کاموں سے منع کرے۔ یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔ (قرآن کریم پارہ ۴، رکوع ۲)

پاکستان کا مطلب کیا؟

سلسلہ ۶۲

صدّیقی

3828

صدّیقی ٹرسٹ رجسٹرڈ نسیم پلازا، چوک لسبیلہ نشتر روڈ کراچی

Marfat.com

تبلیغ و اصلاح

تبلیغ و اصلاح کے لئے جہاد کے جذبہ کی ضرورت ہے مسلمان جو عبادت و اطاعت کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔ اب خود اپنی تعلیمات کو فراموش کر رہا ہے۔

اگر آپ اس کی ضرورت محسوس نہیں کریں گے تو الحاد۔ لادینی اور بے حیائی کا طوفان پوری قوم کو تباہ کر دے گا۔

اس امر کے باوجود کہ آپ نماز۔ روزہ اور شعائر اسلامی کے پابند ہیں تبلیغ کے فرض کفایہ کی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔

بنی اسرائیل کی تاریخ گواہ ہے کہ کوئی قوم ہلاکت سے محفوظ نہیں ہے۔ تاوقتیکہ وہ خود بھی عمل کرے اور اپنے بھائیوں کی اصلاح کے لئے بھی کوشش کرے۔

یہ آپ کا فرض ہے اس کارِ خیر اور صدقہ جاریہ میں حصہ لیجئے۔

ان رسائل کی اشاعت اور مفت تقسیم کے لئے تعاون کیجئے۔ خود شائع کیجئے یا اپنے عطیات ذریعہ بینک ڈرافٹ او منی آرڈر صدیقی ٹرسٹ رجسٹرڈ کے نام بھیجئے۔

آپ بھی اسلامی تعلیمات پر عمل کیجئے اور اپنی اولاد کو دین کی بنیادی تعلیم سے آراستہ کیجئے یہ ان کا حق اور آپ کا فرض ہے۔ اس کی جواب دہی آپ کے ذمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احقر زماں

محمد منصور الزماں صدیقی

خط و کتابت کے لئے پتہ

صدیقی ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

نسیم پلازا۔ چوک لسبیلہ۔ نشتر روڈ۔ کراچی ۵

Marfat.com

87077

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

695779

سلسلہ ۶۲

پاکستان کا مطلب کیا؟

از ——— محمد منصور الزماں صدیقی

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے جس کا قیام اسلام کے نام پر عمل میں آیا ہے اس مملکت کے حصول وقیام کے لیے جو قربانیاں مسلمانوں نے دی ہیں وہ اظہر من الشمس ہے۔ اس خطۂ زمین پر حکومت کے اختیارات حاصل کرنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ پاکستان کے مسلمان اسلامی شرع وقوانین کے مطابق عمل پیرا ہوں گے اور اس ملک میں نفاذِ شریعت عمل میں آئیگا

پاکستان محض سیاسی کامیابی کا نتیجہ نہیں ہے، بلکہ یہ مسلمانوں کی فطری اور قلبی خواہش کے تحت یعنی اسلام کا نام بلند و بالا کرنے اور اپنی دنیا کو دین کے تابع کرنیکی عملی کوشش کے ثبوت میں قائم ہوا ہے

پاکستان ایک وعدہ تھا

پاکستان اتحاد و اتفاق اور عام مسلمانوں کا "سیسہ پلائی ہوئی دیوار" بن جانے کے انعام میں حاصل ہوا۔ یہ نام اور یہ ملک ایک عزم اور ایک متفقہ فیصلہ کی عملی تفسیر ہے۔ لیکن جس طرح عامۃ المسلمین نے اسلام کے نام پر اپنا سب کچھ قربان کر دیا اور یہ بھی دریافت نہیں کیا کہ اس مملکت کا انتظام و انصرام کون اور کس طرح چلائے گا۔؟

اسی طرح عمالِ حکومت نے جن کو اخباری دنیا میں "بیورو کریسی" کہا جاتا ہے قطعی یہ طے کر لیا کہ یہ تمام تحریک صرف سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے تھی اور عملاً اسلام یا نفاذِ شریعت ممکن نہیں۔ جو کچھ تھا وہ صرف سیاسی نعرہ تھا اب حکومت حاصل ہو گئی۔ گذشتہ تمام وعدہ وعید ختم ہوئے۔ درحالانکہ پاکستان سیاسی نعرہ نہیں تھا۔ اسلامیان ہند کی دلی آرزو تھی۔

اشاعت دوم پانچ ہزار

Marfat.com

الفائے عہد کیوں نہ ہو سکا

قیام پاکستان کے اعلان کے ساتھ ہی مسلم کش فسادات پھوٹ پڑے جس کے نتیجہ میں دنیا کا سب سے بڑا تبادلۂ آبادی ہُوا۔ کروڑوں افراد بے گھر ہو کر لاکھوں شہید اور زخمیوں کو چھوڑ کر پاکستان پہنچے صدیوں کی آبائی جائداد، کاروبار اور مال و دولت چھوڑ کر تہی دامن لیکن اسلام کی سربلندی کے عزم و یقین کے ساتھ پاکستان پہنچے تو یہاں آ کر پیٹ کے چکر میں مبتلا ہو گئے۔ کروڑوں افراد کا پیشگی پروگرام کے بغیر کسی ملک و شہر میں آجانا مسائل کا باعث ہوتا ہے۔ ایک جانب عوام اپنی پریشانیوں میں مبتلا ہے قوم کے لیڈران مسائل کے حل کی تلاش اور مملکت کے استحکام میں مصروف ہیں نظامِ حکومت عملاً بیوروکریسی کے ہاتھ آگیا یہ وہ حضرات ہیں جو انڈین سول سروس (I.C.S) سے تشریف لائے تھے جنکی ذہنی ساخت میدانِ انگلینڈ تھی انگریز کے پروردہ اور ذہنی طور پر مقلد یہ عمّالِ حکومت جو نجاست اور غلاظت کے معمولی مسائل سے بھی واقفیت نہیں رکھتے تھے اُن سے یہ توقع رکھنا کہ ملک میں اسلامی شریعت کا نفاذ عمل میں لائیں گے۔ یقیناً سادہ لوحی اور حماقت تھی۔ بلکہ لیڈرانِ قوم جنھوں نے قوم سے وعدہ کئے تھے وہ بھی ان ماہرین کی رائے کے تحت متذبذب ہو گئے۔

اور یوں یہ عہد جو بندوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا، بتیس برس تک ایفا نہ ہو سکا۔

ماہرین مخالف تھے

قوم سے وعدہ کرنے والے اور یقین دلانے والے لیڈران تھے، لیکن اس نظام حکومت کو چلانے کے لئے جو دفتری نظام قائم ہوا۔ وہ انگریز کے ورثہ میں ملا تھا جنہ وہی طریق کار اور اُصول عمل میں لائے گئے جو عرصہ دراز سے قائم تھے۔ اور وہی عمّالِ حکومت جو انگریز بہادر کے دور میں اس کی حکومت کے کل پرزہ بنے ہوئے تھے۔ یہاں بھی مسلّط ہو گئے بلکہ زیادہ با اختیار اور مطلق العنان بن کر انتظامیہ پر چھا گئے۔ اس لئے کہ ان کی حیثیت ماہرین کی سی تھی۔

دوسری جانب علماء کرام کا ایک محدود طبقہ مسلسل اور متواتر ایفائے عہد پر زور دیتا رہا۔

Marfat.com

اور نفاذِ شریعت کے وعدہ پر عملدرآمد کرنے کا طریقہ پیش کرتا رہا جس کے نتیجہ میں قید و بند کی صعوبت اور کفر کے سرکاری فتوے بطور انعام ملے۔ اس لئے کہ عمالِ حکومت یعنی بیوروکریسی نے قومی سطح کے لیڈروں کو بھی ہمنوا بنالیا تھا کہ اس دور میں چودہ صدی پیشتر کا قانون قابلِ عمل نہیں نعوذ باللہ من ذالک

دین کے نام پر دُنیا

سرکارِ برطانیہ کے فرزندانِ دلبند اور مُتبنیٰ اس کے علاوہ اور کچھ سوچ ہی نہیں سکتے تھے۔ پاکستان کا قیام ان افسران کی ترقی اور عہدہ میں اضافہ کا ذریعہ بنا غیر ممالک کے تفریحی دورہ مفت میں ہوئے معیارِ زیست افلاک کی بلندیوں کو چھونے لگا۔ حکومت میں وزارت سفارت تک یاد رہی ہوئی۔ اب کون غور و فکر کرے کہ قیامِ پاکستان کا مقصد کیا تھا، ان شہداء کو کیوں یاد رکھیں کہ جن کے خون پر چل کر ہم پاکستان پہنچے تھے۔ ان ہزارہا معصوم و مظلوم خواتین کی دادرسی کیوں ہو جو ظالموں کے چنگل میں پھنسی رہ گئیں یہ سب اوراقِ پارینہ ہیں۔ ہمارا مقصد ہمیں حاصل ہوگیا۔ دین کے نام پر دنیا حاصل ہوگئی۔

متحدہ ہندوستان میں ڈپٹی سکرٹری کی پوسٹ حاصل ہو جانا بھی جوئے شیر لانے کے برابر تھا۔ پاکستان میں عہدہ ہی عہدہ ہوگئے۔ اگر کوئی سیٹ خالی نہ ہوئی تو نیا عہدہ قائم کر لیا گیا۔ غرضیکہ نظامِ سلطنت اپنی ذات کی ترقی اور خوشحالی تک محدود ہو کر رہ گیا۔ اور وہ مقصدِ عظیم معدودے چند سب فراموش کر گئے۔

لیڈرانِ کرام انگریزی جمہوریت کے مطابق اپنی اپنی سیٹوں کی فکر میں مبتلا رہے۔ عوام روٹی اور پیٹ کے مسئلے حل کرنے میں مصروف رہے اس طرح نفاذِ شریعت کا وعدہ طاقِ نسیان پر رکھ دیا گیا

جن علماء کرام نے احیاءِ دین اور نفاذِ شریعت کے لئے آواز اٹھائی انھیں امریکی جاسوس یا کانگریسی مولوی کا خطاب دیا گیا اور غلط پروپیگنڈہ کے ذریعہ عوام کو بدظن کرنے کی کوشش کی گئی۔

ایک عمدہ منصوبہ

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء سے قیامِ پاکستان ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء تک کی تاریخ سے واقفیت ہو تو اس میں ایک خوش گوار اور اعلیٰ منصوبہ سامنے آتا ہے کہ اگر اس پر عمل ہو جاتا تو ممکن ہے آج موجودہ صورت پیش نہ آتی۔

Marfat.com

یہ منصوبہ دار العلوم دیوبند اور مسلم کالج علی گڑھ کے قیام کے بعد حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا مولوی محمد قاسم صاحب رح بانیٔ دار العلوم دیوبند اور سر سید احمد خاں رح بانیٔ مسلم کالج علی گڑھ کے مابین طے ہوا تھا کہ دونوں اداروں کے طلبہ ایک دوسرے کے ادارہ میں تعلیم و تربیت حاصل کریں گے۔

یعنی چھ ماہ تک جو طالب علم دیوبند میں قیام کر کے دینی تعلیم حاصل کرے گا وہ بقایا چھ ماہ مسلم کالج علی گڑھ میں تعلیم پائے گا تاکہ بنیادی دینی تعلیم کے ساتھ جدید علوم بھی حاصل ہوں۔

اگر اس منصوبہ پر عملدرآمد ہو جاتا تو یقیناً انتظام حکومت چلانے والے عمال دینی تعلیم سے واقف ہوتے اور اس کا نتیجہ عام آدمی کے لئے خوشگوار ہوتا۔

دو مخالف جماعتیں

لیکن ہوا یہ کہ دو مسلم ادارے علیحدہ علیحدہ اپنے دائرہ کار کے مطابق عمل پیرا رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک علوم جدیدہ انگریزی وغیرہ کا ماہر ہو کر دین کی بنیادی اور ضروری معلومات سے بھی محروم ہو گیا اور ذہنی طور پر اسلام سے دور ہوتا چلا گیا۔ اسی طبقہ سے مسلمانوں کو لیڈر اور پاکستان کو عمال حکومت ملے۔

دوسرا طبقہ جس نے علم دین کو سر آنکھوں پر رکھا وہ اپنے علوم کی حد تک رہا۔ اور علوم جدیدہ سے ناواقف رہا۔ جبکہ فی زمانہ علوم جدیدہ سے واقفیت بھی ضروری ہے۔ ان دونوں طبقوں میں علم کی بنیاد پر طرز فکر تہذیب و لباس اور اندازِ نشست قطعی مختلف اور جدا ہو گئے اور اتنا بعد ہو گیا کہ کسی سطح پر بھی ملنا ممکن نہیں رہا۔ چونکہ حکومت کے اختیاراتِ اعلیٰ اس طبقہ کے پاس تھے اور آج بھی ہیں کہ جو دین سے عموماً واقف نہیں۔ اس لئے گزشتہ تیس بتیس سال میں جو بھی فیصلے کئے گئے وہ ان کے مزاج کے مطابق ہوئے جس کے نتیجہ میں بے حیائی بے پردگی اور فیشن و نمائش کا زور ہو گیا۔ اور اسلامی علوم و فنون سے عملاً لاپرواہی برتی گئی۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ ایک پوری نسل دین سے برگشتہ ہو گئی۔

اردو کا مسئلہ

ایک اہم مسئلہ بطور تمثیل زبان کا ہے۔ آج تک پاکستان کی قومی زبان اردو کو وہ مقام حاصل نہ ہو سکا جو ایک آزاد قوم کے شایانِ شان ہے۔

Marfat.com

اگرچہ دعوے تو بہت کچھ ہوتے رہے لیکن عمل کچھ نہیں ہوا۔ اور تمام دفتری نظام اور سرکاری کارروائی انگریزی میں ہوتی ہے۔

قومی اسمبلی کی تمام کارروائی گزٹ آف پاکستان کی اشاعت حتیٰ کہ ڈاک خانہ اور انکم ٹیکس وغیرہ کے نقشہ جات اور فارم سب انگریزی میں ہیں جبکہ یہ زیادہ تر عوام سے متعلق ہیں اور عوام اردو بولتے اور پسند کرتے ہیں۔

طبقہ اعلیٰ یعنی بیوروکریسی عملاً اردو سے واقف نہیں بہت کم حضرات ایسے ہوں گے جو صحیح معنوں میں اردو سے معیاری حیثیت میں واقف ہوں۔

چونکہ اردو سے واقفیت نہیں اس لئے اردو کو رائج نہیں کیا جا سکتا۔ آپ میں بہت سے حضرات نے سرکاری عہدے داران وغیرہ کی اردو تقاریر سُنی ہونگی۔ یہ نعمت بھی جنرل ضیاء الحق صاحب صدر پاکستان کی بدولت حاصل ہوئی کہ موصوف نے اپنی تقاریر ہمیشہ اردو میں کہیں۔ اور ہمیشہ بسم اللہ اور حمد و صلوٰۃ کے بعد تقریر شروع کی ورنہ جنرل یحییٰ خان کی وہ مختصر پہلی تقریر یاد کریں جس میں ان صاحب نے ہیلو پاکستانیز کہہ کر مخاطب فرمایا تھا۔ احقر تو اس لمحہ یہ سمجھا کہ حکومتِ برطانیہ کا نیا گورنر جنرل خطاب فرما رہا ہے۔

بسم اللہ فیلڈ مارشل ایوب خاں صاحب نے بھی اپنی تقاریر میں پڑھی ہے لیکن حمد و صلوٰۃ کا حق جنرل ضیاء الحق صاحب نے ہی ادا کیا ہے۔

بہر کیف عرض یہ کر رہا تھا کہ اردو میں صدر مملکت کی تقریر اور ہدایات کے بعد جب کسی محکمہ کے سیکریٹری صاحب نے تقریر کی تو یہ محسوس ہوا کہ نوکِ شمشیر ادا ہو رہی ہے۔ بڑی مشکل سے ادا ہو رہی ہے۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ جبراً اردو بول رہے ہیں۔

اردو کو اس کا صحیح مقام نہ ملنا اس لئے ہے کہ اعلیٰ حکام اردو سے کماحقہ واقف نہیں اسی طرح پاکستان میں نفاذ شریعت کا رائج نہ ہونا بھی اسی وجہ سے ہے کہ انتظامی مشنری چلانے والے عہدیداران بنیادی دینی تعلیم سے ناواقف ہیں اور سرتاپیر یورپ کی تہذیب سے متاثر اور اس پر عمل پیرا ہیں۔

Marfat.com

غور و فکر کیجیے

اللہ تعالےٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ایک اچھا مسلمان حاکم عطا فرمایا کہ جس نے پہلی بار عملی طور پر نفاذِ شریعت کا تاریخی اعلان کیا۔

لیکن گذشتہ بتیس برس کی خرابیاں ہنوز مُسلّط ہیں۔

مرزائی اقلیت قرار پانے کے باوجود خود کو علی الاعلان مسلمان کہتے ہیں اور احمدی کہلاتے ہیں حالانکہ ان کا صحیح نام مرزائی یا قادیانی ہے۔ اور یہ متفقہ علیہ کافر ہیں۔

نہ صرف یہ بلکہ اپنی عبادت گاہ کو مسجد ہی کہتے ہیں۔ قرآن کریم کی تحریف شدہ ان کی تفاسیر اور تراجم اب بھی دستیاب ہیں۔ جبکہ یہ سب اسلامی حکومت میں سختی کے ساتھ منع ہے۔ امیر المنافقین الکاذبین آج بھی جعلی امیر المومنین کہلاتا ہے۔ افسوس صد افسوس۔

کُفر کی تبلیغ حرام ہے

اسلامی حکومت میں کسی بھی باطل دین کی تبلیغ حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دین حنیف کے مقابلہ میں کُفر و شرک کی تبلیغ ہر صورت سے حرام ہے۔ یہ حکومت کا فرض ہے کہ حکماً اس کو روک دے۔ اور اس کے ساتھ ہی تمام مسلمانوں پر بھی فرض ہے کہ وہ اللہ کے دین کی تبلیغ کریں۔ اور اللہ کی مخلوق کو سیدھا اور سچا راستہ دکھائیں۔

مُرتد کی سزا قتل ہے

اسلامی حکومت میں تمام غیر مسلم امن و امان سے رہ سکتے ہیں انکی حفاظت حکومت اور عام مسلمانوں کے ذمہ واجب ہے بشرطیکہ یہ جاسوسی اور حکومت کے خلاف سازش نہ کریں۔ غیر مسلم اپنے گھروں میں اپنے تہوار منا سکتے ہیں اپنے طریقہ کے مطابق عبادت کر سکتے ہیں۔ اپنی عبادت گاہوں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

لیکن اپنے باطل دین کی تبلیغ نہیں کر سکتے۔ نئی عبادت گاہ تعمیر نہیں کر سکتے۔ کسی بھی صورت میں اسلام کے خلاف خیالات و جذبات کا اظہار شارع عام پر نہیں کر سکتے۔ اور اگر کوئی غیر مسلم دین اسلام اختیار کرے جس میں کوئی جبر و زور نہیں ہو تو پھر وہ واپس اپنے دین پر نہیں جا سکتا۔ ورنہ مرتد کہلائے گا اور مرتد کی سزا قتل ہے۔ اس اسلامی سزا کا نفاذ ضروری ہے۔ اگرچہ ابھی مکمل قوانین کا نفاذ عمل میں نہیں لایا گیا جو انشاءاللہ بتدریج ہوگا۔ لیکن قتل مرتد کا نفاذ فوری اور

Marfat.com

ضروری ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ مرتد اور کافر عام مسلمانوں جیسے نام رکھ کر اہل وطن کو دھوکہ میں مبتلا کرتے ہیں۔ اسلامی تاریخ سے ثابت ہے کہ خلفائے راشدین کے دور میں کفّار کا لباس اور ٹوپی وغیرہ حکماً مسلمانوں سے جُدا ہوا کرتا تھا یہ اس غرض سے تھا کہ ان لوگوں کے کسی غلط فعل کو مسلمانوں سے منسوب نہ کرلیا جائے۔

اسلامی حکومت کا فرض

جب تک پاکستان میں اسلامی شریعت کا اعلان نہیں ہوا تھا۔ یہ مملکت مسلمانوں کی مملکت تھی اسلامی مملکت نہیں تھی۔

اگرچہ مسلمانوں کے لئے بھی یہ حکم ہے کہ جہاں وہ اکثریت اور طاقت میں ہوں اپنی پوری قوت اور کوشش سے اسلام کی تبلیغ کریں۔ اور کسی باطل دین کی تبلیغ کو پھیلنے نہ دیں۔

لیکن اسلامی حکومت یعنی جہاں نفاذِ شریعت جاری ہو۔ وہاں یہ فرض حکومت اور مسلمانوں دونوں پر ہے بلکہ حکومت ذمہ وار ہے کہ وہ تمام خلاف شرع کاموں کو ختم کرائے اب جبکہ پاکستان میں نفاذ شریعت ہو چکا ہے۔ بحمد اللہ حکومت صحیح معنوں میں اسلامی حکومت اور اسلامی مملکت ہے۔ یہ فرض حکومت کا ہے کہ غیر مسلموں کی تبلیغی سرگرمیاں ختم کرائے۔ عیسائی بہائی۔ مرزائی۔ ذکری وغیرہ کافر و مشرک ہیں نہ صرف ان کی تبلیغی سرگرمیاں بند کرانا حکومت کا اوّلین فرض ہے۔ بلکہ حکماً ان کے نام بھی تبدیل کرائے جائیں۔

رواداری نہیں بے حسی ہے

بعض افراد غیر مسلموں کی تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھنے کو رواداری سمجھتے ہیں اسلام ایسی رواداری کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ یہ ہمارے ایمان کی کمزوری ہے۔ اس کا مقصد یہ ہو سکتا ہے کہ خدا نکرے ہم اپنے دین میں کوئی کمی پاتے ہیں جس کی تلاش کے لئے دیگر مذاہب باطلہ کے ماننے والے ہمیں اپنا دین پیش کرتے ہیں۔

اسلام مکمل اور آخری دین ہے۔ یہ دین قرآن و سُنت کے مطابق ہے اس کے علاوہ

Marfat.com

جو کچھ بھی ہے شیطانی دھوکہ اور دینِ باطل ہے۔ اسلام دینِ باطل کو مٹانے اور اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرانے کیلئے ہے۔ یہی فلاح کی راہ اور صراطِ مستقیم ہے۔

اسلامی مملکت میں کسی بھی دینِ باطل کی تبلیغ و تشہیر نہیں کی جا سکتی۔ اگر اس کے خلاف عمل ہوا تو اس کا وبال ہر مسلمان پر ہوگا اور ہر شخص اس کا ذمہ دار ہوگا۔

مسیحیت کے تبلیغی اشتہار

عیسائی مشنریز کی ہمت اب یہاں تک ہوگئی ہے کہ اخبارات میں اشتہار دیکر اپنے خود ساختہ دین کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ ان کے اپنے اخبارات و رسائل کثیر تعداد میں شائع ہوتے ہیں اور مقامی جرائد کے علاوہ امریکہ، کینیڈا، برطانیہ وغیرہ کے درجنوں کثیر الاشاعت اخبارات و رسائل ان کی پشت پر ہیں اس کے باوجود مقامی اردو انگریزی اخبارات میں اشتہار دیکر اپنے خود ساختہ دین کی تبلیغ کر رہے ہیں۔

حال ہی میں اخبارات میں اشتہارات شائع ہوئے ہیں۔

> مجھے مِل گیا
>
> مجھے مِل گیا ——— آپ بھی پا سکتے ہیں ———
>
> مسیح میں نیا جیون

اس اشتہار میں چھ ٹیلی فون نمبر اور ڈاک کے لئے پوسٹ بکس نمبر بھی دیا گیا ہے۔

مسیحی تبلیغی ریڈیو اسٹیشن

ریڈیو اسٹیشن سیشلز کے نام سے بحیرہ عرب کے جزیرہ ماھی میں ایک طاقتور ریڈیو اسٹیشن قائم کیا جا چکا ہے۔ یہ ریڈیو اسٹیشن مسلسل چوبیس گھنٹے عیسائیت کی تبلیغ کیلئے وقف ہے اور دُنیا کی بیشتر زبانوں میں یہاں سے پروگرام نشر کئے جاتے ہیں۔

حیرت یہ ہے کہ اس ریڈیو اسٹیشن کا ایک دفتر اسلام آباد میں قائم ہے جو علی الاعلان اپنے پروگراموں کے تعارف اور پروپیگنڈہ کے لئے پمفلٹ شائع کرتا ہے اور ملک بھر کے طلباء و

Marfat.com

طالبات کو باقاعدگی کے ساتھ یہ پروگرام نامہ تقسیم کرتا ہے۔

اس کام کے لئے بائیبل کورسپانڈنس اسکولوں سے طلبہ کے پتے بآسانی معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ریڈیو اسٹیشن اردو۔ پنجابی۔ فارسی پشتو۔ داری زبانوں میں ہر روز عیسائیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ اس کے پروگراموں پر توجہ دلانے کے لئے مقامی دفتر خدمت انجام دیتا ہے۔

بائیبل خط وکتابت اسکول

بائیبل کورسپانڈنس کے نام سے ملک بھر میں ایک منظم جال پھیلا ہوا ہے اس وقت پندرہ اسکول کام کر رہے ہیں جن میں پانچ صرف لاہور میں ہیں۔ ان کے طلباء کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے۔

یہ اسکول ۱۲۴ اسباق جو ۷۰۰ صفحات پر مشتمل ہیں مسلمان بچوں کو مفت تقسیم کرتے ہیں اس طرح ابتداء ہی سے طالب علم کا ذہن بنیادی طور پر عیسائیت کی جانب مبذول کرایا جاتا ہے یہ میٹھا زہر بچے بہ شوق ہضم کر رہے ہیں۔ والدین اور اساتذہ کرام یا تو غافل ہیں یا وہ خود اس کو پسند کرتے ہیں

مسیحیت کے تبلیغی منصوبے

1 بیس سے زیادہ ماہنامے شائع ہو کر مفت تقسیم ہو رہے ہیں۔ یا برائے نام قیمت پر دیئے جاتے ہیں۔

2 خط وکتابت کے ذریعہ مسلم طلباء کی دوستی غیر ممالک کے عیسائی لڑکے اور لڑکیوں سے کرانے کے لئے کلب قائم ہے۔ یہ عیسائی لڑکے اور لڑکیاں اپنے خطوط میں آزادی فحاشی و غیر اسلامی تہذیب عقائد کے اظہار کے ساتھ شیطانی دوستی کی ابتدا کرتے ہیں۔

3 انجیل پر معمے جاری کئے گئے ہیں جن کے حل کرنے پر انعام دیا جاتا ہے۔

4 کیلیفورنیا امریکہ سے اردو اخبار "صدائے شہدا" اور برطانیہ سے "عنقریب" نامی رسالہ شائع ہو کر پاکستان آتا ہے اور طلبہ و طالبات کو مفت دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں امریکہ اور ہانگ کانگ کی چھپی ہوئی اردو کی انجیلیں مفت تقسیم کی جاتی ہیں۔

5 کوہ مری میں سالانہ کیمپ لگایا جاتا ہے جہاں طعام وقیام کا بندوبست ہوتا ہے۔

Marfat.com

طلباء تفریحی انداز میں شامل ہو جاتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ ایک ہفتہ کا تربیتی مرکز ہوتا ہے جہاں مسیحی تعلیم اور سچی زندگی کے عنوانات کے تحت خود ساختہ دین و مذہب کی تبلیغ ہوتی ہے۔

۶ طلباء و طالبات کی امداد کے لئے غیر ممالک کے عیسائی لڑکے لڑکیوں سے دوستی کرائی جاتی ہے۔ اس کا باقاعدہ نظام قائم ہے جس کا دفتر کراچی میں ہے۔

راقم کو ایک آٹھ سالہ طالبہ کے نام اس کی بائیس سالہ دوست لڑکی کا خط پڑھنے کا اتفاق ہوا اس خط کے ساتھ اس لڑکی نے اپنے خاندان کا فوٹو بھی بھیجا تھا اور تعارف کرتے ہوئے اپنے بوائے فرینڈ کا تفصیلی ذکر کیا تھا۔ یہ خط برطانیہ سے آیا تھا۔

دریافت پر علم ہوا کہ وہ لڑکی اپنی پاکٹ منی یعنی جیب خرچ سے ہر ماہ کچھ معمولی رقم بچا کر روانہ کرتی ہے۔ جو ایک یا دو پونڈ ماہانہ سے زیادہ نہیں ہوتا۔

مسلمان پاکستانی طالبہ کے والد محترم جو آٹھ صد روپیہ ماہوار کے ملازم ہیں اس خطرہ کو اہمیت نہیں دیتے کہ جس میں ان کی بیٹی مبتلا ہو سکتی ہے۔ آٹھ سالہ بچی ذہنی طور پر بوائے فرینڈ سے ابھی سے تعارف حاصل کر رہی ہے لیکن والدین کو فکر نہیں ہے۔

۷ مشن کے قائم کردہ اسکول و کالج اسپتال زچہ خانے اور ڈسپنسریاں اور دارالمطالعے وغیرہ تمام تر تبلیغی مقاصد کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں: خدمت خلق کے عنوان کے تحت خدمت مسیحیت انجام دی جاتی ہے۔ یہ تمام ادارے عیسائیوں کی مفت خدمت انجام دیتے ہیں جبکہ غیر عیسائیوں سے فیس و خرچ وصول کیا جاتا ہے

۸ تمام نئی اور پرانی آبادیوں میں گرجا اور چیپل تعمیر کئے جا رہے ہیں اور مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ اس پر عمل کیا جا رہا ہے۔ کراچی میں عیسیٰ نگر۔ مریم نگر۔ مسیح آباد نامی بستیاں اس کا ثبوت ہیں جہاں خاکروب آباد ہیں۔ گذشتہ چند برسوں میں بارہ بستیاں آباد ہوئی ہیں۔

اورنگی ٹاؤن جو مہاجرین مشرقی پاکستان کی آمد کے بعد آباد ہوا ہے۔ یہاں ایک وسیع و عریض رقبہ اسکول و گرجا کے لئے قبضہ کیا گیا ہے جہاں چار امریکن پادری اور کچھ مقامی عیسائی

Marfat.com

استاد و پادری کی حیثیت سے متعین ہیں

ایک بڑی وسیع بستی صرف عیسائیوں کے لئے آباد کی گئی ہے۔

واضح رہے کہ یہ وہ آبادی ہے جہاں فی الوقت بجلی پانی اور سڑکیں بھی نہیں ہیں اور معاشرتی سہولت حاصل نہیں ہے لیکن اس کے باوجود یہاں عیسائیوں کی آبادی اور کالونی قائم ہو چکی ہے کہ یہ مستقبل کے لئے منصوبہ بندی ہے۔

١٠ ہزاروں عیسائی خاکروب مشرق وسطیٰ اور سعودی عرب ملازمتوں کے لئے جا چکے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے اس کا انتظام مشن کرتا ہے پاسپورٹ ویزا اور دیگر امور مشن کے پادری انجام دیتے ہیں۔ اور ضروری ہو تو سفر خرچ کے لئے مشن قرض کا بندوبست بھی کرتا ہے۔

١١ خاکروب یعنی عیسائی جمعداروں کی اولاد بڑی تیزی سے تعلیم کے مدارج طے کر رہی ہے اور اب متعدد نوجوان تجارتی صنعتی اداروں میں ملازم ہیں۔ راقم الحروف کے عزیزوں کے گھر جو جمعدار بیس پچیس برس سے کام کرتا ہے اس کا لڑکا ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہے اور اپنی پریکٹس کرتا ہے ایک دوست نے جو اعلیٰ سرکاری افسر ہیں بتایا کہ ان کا بیٹا جس انگریزی میڈیم اسکول میں داخلہ کیلئے گیا اسی اسکول میں اُن کے جمعدار کا بیٹا بھی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

اعتراض یہ نہیں کہ جمعدار کا بیٹا تعلیم کیوں حاصل کر رہا ہے بلکہ معاملہ کی اہمیت اُجاگر کرنا مقصود ہے۔ یہ مشن کے اسکول و کالج جہاں مسلمانوں کو اعلیٰ سفارش کے بعد اور مکمل فیس ادا کر کے بھی داخلہ نہیں ملتا۔ جہاں اعلیٰ سرکاری افسران بھی حکم نافذ نہیں کر سکتے۔ وہاں خاکروب کا بیٹا مفت تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مستقبل قریب میں سرکاری غیر سرکاری عہدوں پر مسیحی خاکروب براجمان ہونگے اور اپنی قوم اور مشن کے کاز کے لئے مزید ترقی کے واسطے کوشاں ہونگے۔

اس میں بھی مضائقہ نہیں ہوتا اگر یہ ملک و قوم کے وفادار ہوں لیکن غیر ملکی پادری جو سبق سکھاتے ہیں وہ یقیناً اسلام دشمنی پر مبنی ہوتا ہے۔ اور پاکستان و اسلام لازم و ملزوم ہیں۔

Marfat.com

نام اسلامی کام شیطانی

وہ خاکروب جو اب تعلیم حاصل کرنے کے بعد دفتروں اور تجارتی اداروں میں ملازم ہو گئے ہیں ان کی عورتیں گھر سے باہر جاتے ہوئے برقعہ استعمال کرتی ہیں۔ ان کے نام عام مسلمانوں کے نام کی طرح رکھے جاتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ راستے میں کوئی واقف حال پہچان نہ لے برقعہ پردہ رکھتا ہے مسلم نام رکھنا دھوکہ دہی اور معاشرہ میں گھلنے ملنے کا ایک طریقہ ہے جبکہ عملاً کفر اختیار کرنا شیطانی فعل ہے۔ مردوں کے نام بھی مسلمانوں جیسے رکھے جاتے ہیں البتہ نام کا دوسرا حصہ مسیح ہوتا ہے۔ برکت مسیح۔ رحمت مسیح وغیرہ عام طور پر نام پر برکت یا رحمت بتایا جاتا ہے۔ ظاہر ہے یہ مسلم معاشرہ میں دھوکہ وفریب کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

وقت کی پکار

مسیحیت کا موجودہ طریق کار کیا ہے؟ اور یہ کس حد تک ملک و قوم کے لئے خطرناک ہے اس کی تفصیل محض چند صفحات میں ظاہر نہیں کی جا سکتی مختصر یوں سمجھ لیں یہ ایک زہریلا ناگ ہے جسے رواداری کا دودھ پلا کر پاکستانی حکومت نے پرورش کیا ہے اور جو وقت آنے پر اپنے محسنوں کو ڈس لیگا۔

صدیقی ٹرسٹ نے اپنے محدود وسائل کے باوجود اس سلسلے میں متعدد رسائل پیش کئے ہیں اور کوشش کی ہے ملک و ملت کے سامنے صحیح حالات آئیں۔ اس سلسلے میں ٹرسٹ کے شائع کردہ رسائل (۱) پاکستان اور صلیبی جنگ (۲) اہلِ کلیسا کا نظام تعلیم (۳) پاکستان میں عیسائیت کا عروج مفت طلب کریں۔ صدیقی ٹرسٹ نے مسلم اکیڈمی لاہور کے تعاون سے ڈاکٹر نادر صدیقی کی دس سالہ تحقیق و جستجو "پاکستان میں مسیحیت" کے نام سے شائع کرنیکا بندوبست کیا ہے انشاءاللہ جلد یہ مفید اور معلوماتی کتاب قارئین کی خدمت میں پیش کردی جائے گی۔

یہ کتاب مسلم اکیڈمی ندرہ منزل محمد نگر علامہ اقبال روڈ لاہور سے حاصل کی جا سکتی ہے علاوہ ازیں اسلامی مشن سنت نگر لاہور گذشتہ بارہ برس سے قابلِ قدر خدمات انجام

Marfat.com

دے رہا ہے۔ ان کی شائع کردہ کتب و رسائل مطالعہ صحیت کے لئے نہایت مناسب ہیں ان رسائل کا مطالعہ کرنا اور حالات سے واقف ہونا اہم ضرورت ہے۔

اسلام دشمنی

عیسائیت اور صیہونیت اسلام دشمنی میں حلیف ہیں۔ امریکہ جو عیسائیت کا بڑا مبلغ ہے یہودی سرمایہ اور یہودی ووٹوں کا پابند ہے۔ اسرائیل صرف امریکی حکمتِ عملی کی بنیاد پر قائم ہے۔ یہ تو زائیدہ ملک جو مسلمانوں کی قدیم سرزمین پر قائم کیا گیا ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کی سازش کے تحت قائم ہوا ہے۔ اس ملک کی تمام اقتصادی اور فوجی ضروریات امریکہ مہیا کرتا ہے۔

امریکہ اور اسرائیل یعنی عیسائی اور صیہونی دونوں کی قدرِ مشترک اسلام دشمنی ہے۔ مشرق وسطیٰ جو خالص عرب اور مسلم علاقہ ہے۔ اس کے قلب میں اسرائیل کا ناسور امریکہ کا پیدا کردہ ہے۔ اسلام دشمنی دنیا کے ہر ملک کی عیسائی حکومتوں کا پہلا منصوبہ ہوتا ہے۔

فلپائن۔ ایری ٹیریا۔ چاڈ کے بعد اب یوگنڈا[1] (مارچ ۱۹۷۹ء) میں اسلام دشمنی کے مظاہرے ہو رہے ہیں۔ اس سے قبل نائیجیریا جو مسلم اکثریت کا ملک ہے اور جمہوری نظام کے تحت ملک کا صدر اور وزیر اعظم مسلمان تھا اب عیسائی فوجی حکمران کے تحت ہے۔

عیسائی۔ یہودی۔ ہندو اور لادین دہریہ کمیونسٹ سب کے سب اسلام دشمن ہیں لیکن جہاں ہم نے ضروری اور بنیادی احکام پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ وہاں یہ حکم بھی فراموش کر چکے ہیں جس کا نتیجہ تباہی بربادی اور پریشانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

فتح صرف حق کیلئے ہے

عوام کا ہمدرد اور غریبوں کا دوست روس افغانستان کے مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ کر رہا ہے وہ ظاہر ہے یہ اسلام دشمنی نہیں تو اور کیا ہے سوشلسٹ قسم کے نام نہاد مسلمان اپنا کاندھا پیش کر کے روسی بندوق کو جگہ دیتے ہیں۔ نام مقامی انقلاب کا ہے۔ لیکن دنیا واقف ہے کہ اس سازش اور بغاوت کی تحریک کہاں سے ہوئی ہے۔

[1] افسوس کہ یوگنڈا کی مسلم حکومت ختم ہوگئی۔

Marfat.com

مختصر یہ کہ اسلام دشمنی میں تمام قومیں متحد ہیں اور ایسا ہونا تعجب خیز نہیں ہے۔ اس لئے کہ دین حق اللہ تعالیٰ کا سچا دین تو صرف اسلام ہی ہے اس کے علاوہ جو کچھ ہے باطل ہے، لہٰذا حق کے خلاف تمام باطل طاقتیں متحد ہو کر مقابلہ کر رہی ہیں لیکن انشاء اللہ فتح مبین اور نصرت صرف اللہ کے دین کو ہی حاصل ہوگی۔

اسلام دشمنی کی وجہ

اسلام اور مسلمانوں کی دشمنی کی بنیاد بیجا خوف ہے۔ اس سلسلے میں صدر امریکہ کے مشیر کا بیان ملاحظہ فرمائے جو اخبار جنگ کراچی ۱۵ اپریل ۱۹۷۹ء کو شائع ہوا ہے۔

امریکی عوام اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی تاریخی اہمیت کو سمجھیں۔ برزنسکی

کراچی۔ ۱۴ اپریل (جنگ نیوز) امریکی صدر جمی کارٹر کے قومی سلامتی کے امور کے مشیر مسٹر زبگنیو برزنسکی نے کہا ہے کہ ہمیں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی تاریخی اہمیت کی زیادہ بہتر مفاہمت اور مثبت ادراک کی ضرورت ہے۔ اسلام ایک اہم مذہب، بنیادی اہمیت کی حامل تہذیب اور دنیا کے لوگوں کی ایک بہت بڑی آبادی کا طرز حیات ہے۔ امریکیوں کے لئے اسلام کی نشاۃ ثانیہ سے مخاصمت رکھنا اور اس کی مخالفت کرنا روایات کے لئے اجنبی نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود اکثر امریکی لاشعوری طور پر اسلام کی نشاۃ ثانیہ سے پریشان ہیں۔ مسٹر برزنسکی نے ان خیالات کا اظہار ایک انٹرویو میں کیا جو انہوں نے ایک امریکی جریدے کو دیا۔ (جنگ کراچی ۱۵ اپریل ۱۹۷۹ء)

اہم بیان

اپنی نوعیت کا یہ پہلا بیان ہے جو دنیا کے سامنے آیا ہے۔ عین ممکن ہے اس کی بنیاد مشرق وسطیٰ کے تیل کی دولت ہو اور یہ محض سیاسی نوعیت کا ہو کہ ایک طرف عرب ممالک پر اسرائیل کو مسلط کر دیا، دوسری جانب عربوں کی دولت اپنے ملک کے بنکوں

میں جمع کرانا ہو اگرچہ اس بیان پر مکمل اعتماد نہیں کیا جا سکتا تاہم اندازِ فکر کی تبدیلی اس امر کی غماز ہے کہ ممکن ہے مستقبل میں مثبت فکر کا اظہار ہو۔ تاہم دشمن پر اعتماد کرنا حماقت ہے۔

دشمنانِ اسلام کا منصوبہ

امریکہ کے قومی سلامتی کے مشیر کا بیان آپ نے ملاحظہ فرما لیا۔ اب اس امریکہ کی اسلام دشمنی کا منصوبہ ملاحظہ فرمائیے۔ یہ خبر اخبار "جنگ" کراچی میں ۳ جنوری ۱۹۷۹ء کو اشاعت پذیر ہوئی ملاحظہ ہو۔

عالمی پیمانے پر عیسائیت کی تبلیغ کیلئے دس ارب روپے کا منصوبہ!

جدید تربیت یافتہ پادری اور ہر ملک کے قومی چرچ اس منصوبے سے تعاون کرینگے

کراچی ۲ جنوری (رپورٹ عارف الحق) امریکہ میں نئے سال کے آغاز سے بین الاقوامی سطح پر مختلف ممالک میں غیر عیسائی عوام کو عیسائی بنانے کی ایک ۵ سالہ مہم شروع کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے جس کو ایک ارب ڈالر کی مہم کا نام دیا گیا ہے۔ اس مہم کا منصوبہ "یہاں زندگی ہے" کے نام سے امریکہ میں حال ہی میں قائم شدہ ایک تنظیم نے بنایا ہے۔ اس کے بین الاقوامی چیرمین مسٹر ولیم ای جانسن ہیں انہوں نے یہ منصوبہ جینوا سے ورلڈ کونسل آف چرچز کے نمائندوں کے سامنے پیش کیا ہے جو عیسائی مشنری کی اب تک کی تاریخ میں ایک مثالی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک مینکل پریس سروس کے مطابق اس مہم کے ذریعہ عیسائی مذہب کا پیغام اور عیسائی چرچز کی سرگرمیوں کو دنیا کے کونے کونے میں پہونچانا ہے اس پروگرام پر کامیابی کے ساتھ عملدرآمد کے لئے تربیت یافتہ پادریوں کو جدید ترین تکنیک کے ساتھ کام کرنے کو کہا جائے گا۔ یہ پادری اور ہر ملک کے قومی چرچ دیگر عیسائی تنظیموں کے تعاون سے اس پروگرام کو عملی جامہ پہنائیں گے۔ یہ حکمتِ عملی اس قسم کی ایک پہلے سے موجودہ عالمی عیسائی تنظیم "دی کیمپس کروسیڈ فار کرائسٹ انٹرنیشنل" کے طریقہ کار سے مماثلت رکھتی ہے۔ جس کی

Marfat.com

شاخیں دُنیا کے اکیّو ممالک میں ہیں۔ اور جس کے مستقل عملے کی تعداد چھ ہزار سے زیادہ ہے۔ ایک ارب ڈالر کی اس مہم کو شروع کرنے کے لئے ایک کروڑ ڈالر (۱۰ کروڑ پاکستانی روپیہ) کی ضرورت ہوگی۔ جس کا ایک تہائی امریکہ کے صنعت کاروں۔ مذہبی تنظیموں اور نجی طور پر عیسائی مخیر افراد کی جانب سے جمع کیا جا چکا ہے۔

جنگ کراچی مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۷۹ء

ٹاپ سیکرٹ منصُوبہ

امریکی برطانوی اخبارات احیاء اسلام کی عالمگیر تحریک کے بارے میں رقمطراز ہیں۔ یہ مضمون ہفت روزہ زندگی لاہور (۱۶ تا ۲۲ مارچ ۱۹۷۹ء) کے شکریہ کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ فاضل مضمون نگار پروفیسر عثمان غنی صاحب نے ریاض سعودی عرب سے تحریر کیا ہے۔

احیائے اسلام کی عالمگیر تحریک کے خلاف

سی آئی اے کا "ٹاپ سیکرٹ" منصُوبہ!

امریکی مجلہ "ٹائم" نے اپنے پندرہ جنوری ۱۹۷۹ء کے شمارے میں ایک تفصیلی مضمون "کریسنٹ آف کرائسس" کے عنوان سے لکھا ہے جس میں تفصیل کے ساتھ اس نے ترکی، ایران، افغانستان، پاکستان، مصر، سعودی عرب اور مشرق اوسط کے بعض دوسرے ممالک کے حالات کا تجزیہ اپنے مخصوص نقطۂ نظر سے کیا ہے۔ اس مضمون میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ مسلمان ملک ایسے بحران سے گزر رہے ہیں جو ان کے وجود کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ اس مضمون کو پڑھتے ہوئے اس اضطراب کا صاف پتہ چلتا ہے جو یہودی پریس اور یہودی لابی کو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی اس عظیم تحریک سے لاحق ہے جو اس وقت مندرجہ بالا ممالک میں بھی کام کر رہی ہے اور دنیا کے دوسرے ممالک خاص طور پر یورپ اور امریکہ میں بھی اس کے اثرات شدت سے محسوس کئے جا رہے ہیں۔ چنانچہ ایران کے بارے میں لکھتے ہوئے

Marfat.com

ایک جگہ مضمون نگار کے قلم سے یہ جملے نکل گئے ہیں۔

" اسلامی تعصب، بنیادی اسلامی اصولوں کے ساتھ تمسک اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی جس تحریک نے مشرق اوسط کے دوسرے ملکوں کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے وہی تحریک پورے ایران پر بھی چھاگئی ہے۔ وہاں شیعہ مُلّا روایتی طور پر عوام کے ضمیر کی آواز بن گئے ہیں۔"

صیہونی تحریک

صیہونی تحریک نے "جہاد" کے مفہوم اور موضوع کو اپنی پریشانی کے اظہار کے لئے منتخب کیا ہے۔ برطانیہ سے شائع ہونے والے یہودی مجلّہ " جیوئش کرانیکل" نے الجہاد فی سبیل الاسلام" کے عنوان سے ایک مقالہ افتتاحیہ میں لکھا ہے کہ عالم اسلام میں مختلف جماعتوں، تنظیموں اور تحریکوں کی طرف سے اسلام کے بنیادی اصولوں کی طرف رُجوع کرنے اور ان پر سختی سے کاربند رہنے کی دعوت مسلسل دی جارہی ہے۔ یہ تحریکیں اور جماعتیں کافی مضبوط ہوچکی ہیں اور مغرب کی سیاسی حکمتِ عملی ترتیب دینے والوں نے اگران جماعتوں کی اس دعوت کو ملحوظ رکھ کر اپنی سٹریجی نہ بنائی، تو یہ ان کی کوتاہ بینی کا بہت بڑا ثبوت ہوگا۔ اسی مقالے میں وہ مزید لکھتا ہے۔

اسلامی نشاۃ ثانیہ کی تحریک ناقابل برداشت ہے۔

اسلامی دنیا میں بیداری اور نشاۃ ثانیہ کی اس تحریک کو ٹھنڈے پیٹوں نہ مغربی دنیا دیکھ اور برداشت کرسکتی ہے اور نہ سوویت یونین اگر اس تحریک کو سمجھنے میں غلطی کی گئی تو خطرہ ہے کہ وہ دُنیا کے بہت بڑے حصے کے امن کو تہ و بالا کردے۔

برطانیہ سے شائع ہونے والے ایک دوسرے مجلّے سنڈے ٹیلی گراف نے "اسلامی خطرے کا مقابلہ" کے عنوان سے ایک مقالہ شائع کیا ہے۔ اس مقالے کے دو تین اقتباسات آپ بھی پڑھیے۔

Marfat.com

"پہلی عالمی جنگ کے خاتمے پر عثمانی سلطنت کے خاتمے کے بعد اسلامی عسکری خطرہ ختم ہوگیا اور مشرق اوسط میں اس کی جگہ برطانیہ نے لے لی۔ اس کے نتیجے میں وہاں مغربی افکار و اقدار کی اشاعت ہوئی اور عربوں میں مغربی تہذیب و تمدن کا رواج ہوا۔ وہاں ایسے عرب زعماء کی ایک نسل تیار ہوئی۔ جس نے بڑے شوق سے مغربی طرز زندگی کو اختیار کیا۔"

مغرب کی اسلام دشمنی

مغرب یہ چاہتا تھا کہ اسلامی عقائد و ایمانیات کی لہر کو روک دیا جائے۔ اس کی بڑی واضح مثال اسرائیل کے قیام کی حوصلہ افزائی کرنے کا فیصلہ ہے۔ یہ فیصلہ کرنے والوں نے سوچا کہ عربوں اور یہودیوں میں تفرقہ اور ان کی باہم لڑائی سے مستقبل میں مشرق اوسط میں الحاد و لادینیت کی اشاعت میں مدد ملے گی..... لیکن اس سب کچھ کے باوجود مغرب کو اس وقت سخت مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ جب عربوں نے تیل کا ہتھیار استعمال کیا۔ یہ اتنی کاری ضرب تھی کہ مغرب نے توہین محسوس کی اور وہ عربوں کے مقابلے میں احساس کمتری میں مبتلا ہوگیا۔ اس اہانت اور احساس کمتری کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ تیل کے ہتھیار کو استعمال کرنے کی قیادت ان ملکوں اور سربراہوں نے کی، جن کے ہاں اسلامی نظام کام کر رہا ہے۔

اس مقالے کا خاتمہ اس طرح ہوتا ہے "ایسے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ عرصے تک عرب اور مسلمان ملک دنیا پر قابض ہو جائیں گے۔ بغیر اس کے کہ وہ اپنے ہاں دور جدید کے ترقی یافتہ ادارے قائم کریں۔ بعض عرب ملکوں کے عوام میں تجدید اسلام کا عمل بھی جاری ہے یہ ایک نیا خطرہ ہے ہم پر لازم ہے کہ اس خطرے کے سدباب کے لئے مناسب وسائل اختیار کریں۔ ممکن ہے کہ اس غرض کے لئے عسکری قوت سے بھی کام لینا پڑے۔ کیونکہ اسلام تجدید جہاد کی دعوت دیتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے مذاہب کو ختم کر دیا جائے۔"

ہنری کسنجر نے امریکہ کی ناکامی کا اعتراف کر لیا۔

• "ٹائم" "جیوئش کرانیکل" اور "سنڈے ٹیلی گراف" کے ان اقتباسات کے ساتھ ملا کر امریکہ کے سابق وزیر خارجہ اور عالمی یہودیت کے مفادات کے لئے امریکی سیاست میں اہم کردار ادا کرنے والے ہنری کسنجر کا وہ بیان پڑھیں جس میں اس نے موجودہ حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ دنیا کے حالات وواقعات پر نہ ہمارا کنٹرول ہے اور نہ ہم ان سے الگ رہ سکتے ہیں۔ یہ افغانستان ایران، ترکی اور دوسرے مسلمان ممالک میں رُونما ہونے والے واقعات پر کسنجر کا تبصرہ ہے جس سے چند حقائق کا پتہ چلتا ہے۔

۱ اس بیان میں یہ اعتراف موجود ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے واقعات اور مختلف ملکوں کے انقلابات اور اکھاڑ پچھاڑ کے پیچھے بالعموم امریکہ کا ہاتھ ہوتا تھا

۲ امریکہ چاہے کتنا ہی زور لگالے اور جس طرح کے وسائل استعمال کرنا چاہے، وہ کرے، لیکن مسلمانوں میں اگر نیت کا اخلاص اور عمل کا سچا جذبہ موجود ہو اور سوچ سمجھ کر صحیح رُخ پر اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں تو امریکہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

۳ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اگر کسی ملک میں امریکہ کا ایک حربہ ناکام ہوتا ہے تو وہ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے کوئی دوسری چال میں باک محسوس نہیں کرتا اور اس سلسلے میں اس کے ہاں کوئی اخلاقی قدریں نہیں ہیں جو اس کے راستے میں رکاوٹ بنیں۔

اس کے ساتھ ہی امریکی سی۔ آئی۔ اے کے ایک ذمہ دار افسر رچرڈ مچل کی ایک تازہ رپورٹ کا مطالعہ بھی امریکی اور مغربی دنیا کے تازہ ترین رجحانات کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ اس مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ میں عالم اسلام اور اس کی تحریکوں کے بارے میں کیا جذبات اور خیالات ہیں اور اب ان تحریکوں کے مقابلے کے لئے کس طرح کے منصوبے سوچے جا رہے ہیں۔

Marfat.com

سی آئی اے کا نیا منصوبہ۔

یہ رپورٹ "انتہائی خفیہ" (TOPSECRET) تھی۔ لیکن مجلہ "الدعوۃ" نے اسے شائع کر کے اس کا راز فاش کر دیا۔ یہ رپورٹ پیش خدمت ہے۔

انتہائی خفیہ

منجانب، رچرڈ بی مچل

بنام: سربراہ خفیہ سروس سی آئی اے

آپ کے پاس ہمارے نمائندوں اور کارندوں کی بھیجی ہوئی جو معلومات جمع ہو چکی ہیں اور مصری اور اسرائیلی انٹیلی جنس کی جو رپورٹیں ہمیں ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ مصر اور اسرائیل میں جو معاہدہ ہونے والا ہے اس کے راستے میں مزاحم ہونے والی حقیقی قوت اسلامی تنظیمیں ہیں۔ ان تنظیموں میں سرفہرست "الاخوان المسلمون" کی جماعت ہے جو مختلف شکلوں میں عرب ملکوں میں کام کر رہی ہے اور یورپ اور امریکہ میں بھی۔

اسرائیلی محکمہ جاسوسی نے سفارش کی ہے کہ معاہدہ پر دستخط کرنے سے پہلے اس جماعت پر ضرب کاری لگائی جائے تاکہ معاہدے پر دستخط ہونے کی بھی ضمانت مل جائے اور دستخطوں کے بعد اس پر عملدرآمد ہونے کی بھی اس سفارش پر (سابق) مصری وزیر اعظم کی حکومت نے جزوی طور پر عمل کرتے ہوئے "جمعیۃ الھجرۃ و التکفیر" پر ضرب لگائی بھی تھی۔

ان چیزوں کے ساتھ ہی ہماری رائے یہ بھی ہے کہ صدر ناصر کے زمانے میں "اخوان" کو ختم کرنے کے لئے جو ذرائع ہم نے اختیار کئے وہ نہ صرف اخوان کو ختم کرنے میں ناکام ہوئے۔ بلکہ الٹا ان کی وجہ سے عام مسلمانوں کے دلوں میں ان کے لئے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوئے اور خاص طور پر وہ نوجوانوں کی توجہ کا مرکز بن گئے ہیں ان سب باتوں کے پیش نظر ہم "اخوان" سے نمٹنے کے لئے متبادل حل کے طور پر مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کرنے کی تجویز پیش کرتے ہیں۔

~~69377~~ 87077

Marfat.com

۱ مکمل خاتمے کے بجائے جزوی خاتمے پر اکتفا کیا جائے۔ صرف ان رہنما شخصیتوں کا خاتمہ کیا جائے جو دوسرے ذرائع سے، جن کا ذکر ہم آگے کرنے والے ہیں، قابو میں نہ آئیں۔ ہم اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ ان شخصیتوں کا خاتمہ ایسے طریقوں سے کیا جائے جو بالکل طبعی اور فطری معلوم ہوں۔

ان میں سے چند شخصیتیں سعودی عرب میں موجود ہیں۔ ان سے جلد چھٹکارہ حاصل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، کیونکہ اس سے دو مقاصد حاصل ہوں گے۔ ایک تو جزوی خاتمے کے منصوبے پر عملدر آمد ہوگا۔ اور دوسرے "اخوان" اور سعودی حکومت کے درمیان غلط فہمیاں پیدا ہوں گی جس سے ہمیں اپنے مقاصد کے حصول کے لئے مدد ملے گی۔

۲ جن شخصیتوں سے چھٹکارہ حاصل کرنے کا فیصلہ کیا جائے۔ ان کے سلسلے میں ہم مندرجہ ذیل اقدامات کی سفارش کرتے ہیں۔

ا۔ جن لوگوں کو بڑے مناصب دے کر ورغلایا جا سکتا ہے۔ ان کو بے ضرر قسم کے بڑے بڑے اسلامی منصوبوں میں منصب دیئے جائیں تاکہ ان کی قوتیں یہی منصوبے نچوڑ لیں۔ اس کے ساتھ ہی ان پر اور ان کے اہل و عیال پر مادی سہولتوں کی بارش کر دی جائے، تاکہ وہ ان میں پوری طرح منہمک ہو جائیں۔ ان کی قوتیں وہیں صرف ہو جائیں اور عوام سے ان کا رابطہ کاٹ کر ان کی بنیاد ختم کر دی جائے۔

ب۔ جن کے کاروباری رجحانات ہوں، ان پر کام کر کے انہیں کاروباری منصوبوں میں حصہ دار بنانے کی کوشش کی جائے۔ جن کے بارے میں طے ہے کہ معاہدے کے بعد مصر اور اسرائیل کے اشتراک سے ان کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

ج۔ پٹرول پیدا کرنے والے عرب ملکوں میں ان کے لئے کام کے مواقع پیدا کئے جائیں، اس طرح وہ اسلامی سرگرمیوں سے دور ہو جائیں گے۔

Marfat.com

۳ یورپ اور امریکہ میں جو عناصر فعال ہیں ان کے بارے میں ہماری تجاویز حسب ذیل ہیں۔

i۔ ان کی قوتوں اور کوششوں کو غیر مسلموں پر صرف کروا دیا جائے۔ پھر اپنے اداروں کے ذریعے ان کاوشوں کو لاحاصل بنا دیا جائے۔

ii۔ ان کی کوششوں کو اسلامی کتابیں چھاپنے اور شائع کرنے میں کھپا دیا جائے اور ساتھ ہی ان کے نتائج کو ناکام کر دیا جائے۔

iii۔ ان کی قیادتوں میں آپس میں شکوک و شبہات پیدا کئے جائیں ان میں اختلافات کے بیج بو کر ان کو نمایاں کیا جائے تاکہ نتیجہ خیز سرگرمیوں کے بجائے ان اختلافات میں اپنی قوتیں جھونک دیں۔

۴ نوجوانوں کے بارے میں ہم تجویز کرتے ہیں کہ:

ا۔ ان کی قوتوں کو مذہبی رسوم و عبادات میں کھپایا جائے۔ اس سلسلے میں وہ مذہبی قیادتیں مفید ثابت ہو سکتی ہیں جو صرف عبادات پر زور دیتی ہیں اور جو سیاست سے تعرض نہیں کرتیں۔

ب۔ مذہبی اور فروعی اختلافات کی خلیج کو وسیع کیا جائے اور نوجوانوں کے ذہنوں میں اُن کو نمایاں کیا جائے۔

ج۔ سنت پر حملوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور سنت دوسرے اسلامی ماخذ کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کئے جائیں۔

د۔ مختلف اسلامی جماعتوں میں پھوٹ ڈالی جائے اور ان جماعتوں کے اندر اور مابین تنازعات کھڑے کئے جائیں۔

ہ۔ نوجوانوں کی توجہ اسلامی تعلیمات کی طرف بڑھ رہی ہے۔ یہ ایک رو ہے جس کا مقابلہ ضروری ہے۔ خاص طور پر لڑکیاں اسلامی لباس کا التزام کر رہی

Marfat.com

ہیں۔ اس کا مقابلہ ذرائع نشرو اشاعت اور جوابی ثقافتی سرگرمیوں کے ذریعہ ضروری ہے

۹۔ مختلف مراحل میں تعلیمی سرگرمیوں کے ذریعے اسلامی جماعتوں کی کاوشوں کو بے اثر بنایا جائے اور ان کا دائرہ محدود کرنے کی کوشش کی جائے۔

اس نازک موقع پر اسلامی جماعتوں کے مسئلہ کے حل کے لئے یہ ہماری تجاویز ہیں۔ اگر آپ ان سے اتفاق کریں تو ان کی فوری تنقیص کے لئے متعلقہ حلقوں کو جلد از جلد ہدایات بھیج دی جائیں۔ اور یہاں اس سلسلے میں جو کردار ہمیں ادا کرنا ہے۔ ہم اس کے لئے بالکل تیار ہیں۔

(دستخط رچرڈ بی۔ میل)

بظاہر یہ خط صرف کسی تقیّئے سے متعلق ہے، مگر معمولی توجہ سے انسان سمجھ لیتا ہے کہ سی آئی اے کا کام کیا ہے، اس کا حلقۂ اثر کہاں تک ہے اور ان کو خطرہ کس قوت سے کہاں کہاں ہے؟ پاکستان جس کا حصول ہی اسلام کے نفاذ کے لئے تھا، کس طرح سی آئی۔ اے کے ریکارڈ سے باہر رہ سکتا ہے اور پاکستان میں اسلامی ضابطۂ حیات کے نفاذ کو کس طرح ٹھنڈے پیٹ برداشت کیا جا سکتا ہے

خط کشیدہ الفاظ دوبارہ پڑھ لیں اور پھر سوچیں کہ یہاں تحریک نظام مصطفیٰ کی ابتدائی کامیابی کے بعد اسلامی نظام کا علمبردار اتحاد جس انتشار و خلفشار کا شکار ہوا۔ اسلام کے نام پر ملتِ واحدہ بن جانے والی پاکستانی قوم کو جس طرح فرقوں کے نام پر پھاڑنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔

یہ سب کچھ سی آئی۔ اے کا کیا دھرا تو نہیں اور اپنے ہی سابق ساتھیوں کے گریبانوں سے کھیلنے والے بعض اربابِ سیاست دانستہ یا غیر دانستہ طور پر دشمن کا کھیل تو نہیں کھیل رہے ہیں۔ (بشکریہ "زندگی" لاہور)

Marfat.com

انڈونیشیا میں ایک کروڑ مسلمان عیسائی بنائے گئے

موتمر عالم اسلامی کے سکرٹری جنرل کا انکشاف

کراچی ۲۵ فروری:- موتمر عالم اسلامی کے اسسٹنٹ سکرٹری جنرل اور عرب لیگ کے پہلے سکرٹری سید حیدر الحسینی نے کہا ہے کہ صیہونی ایک منصوبے کے تحت دُنیا بھر کے مسلمانوں کو ٹکڑیوں میں تقسیم کرنے ان کی سیاسی، اقتصادی اور فوجی طاقت کو کمزور کرنے کے لئے پوری دُنیا میں کام کر رہے ہیں۔ سید حیدر الحسینی آج موتمر اسلامی کے ہیڈ کوارٹر میں مسئلہ فلسطین کا پس منظر اور موجودہ صورتِ حال کے موضوع پر ایک استقبالیے سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کیمپ ڈیوڈ کا سمجھوتہ بھی ان کے اس منصوبے اس منصوبے کا حصّہ ہے۔ اس کا مقصد جہاں ۱۹۶۷ء سے پہلے فلسطین پر اسرائیل کے غاصبانہ قبضہ کو مصر اور بعض دوسرے عرب ملکوں سے تسلیم کرانا عربوں کو مختلف دھڑوں میں تقسیم کرنا بھی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ روس اور امریکہ دونوں بڑی طاقتیں اسرائیل کی پشت پناہی کر رہی ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ یہودی عیسائی مشنری کو کروڑوں ڈالر کے فنڈ مہیا کر کے مختلف ترقی پذیر مسلمان ملکوں میں مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کر کے عیسائی بنانے کے مشن پر عمل کر رہے ہیں۔ چنانچہ انڈونیشیا میں تقریباً ایک کروڑ مسلمانوں کو عیسائی بنایا گیا ہے

عیسائی مشنری نے جزائر انڈونیشیا میں اپنے استعمال کے لئے ۷۰ ہوائی اڈے بنائے ہیں اس سے قبل موتمر کے سکرٹری جنرل ڈاکٹر انعام اللہ نے ڈاکٹر حیدر الحسینی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ بعد میں ڈاکٹر حسینی کراچی سے بیروت روانہ ہو گئے (جنگ کراچی ۲۶ فروری ۱۹۷۹ء)

کیا اس خبر پر بھی کسی صداقت کی ضرورت ہے۔ یہ ایسی چونکا دینے والی خبر ہے کہ اسکو آخری انتباہ سمجھا جا سکتا ہے بنگلہ دیش میں برمی مہاجروں کے کیمپوں میں بھی لاکھوں افراد عیسائی بنائے گئے ہیں اسکی تفصیل آئندہ اشاعت میں دی جائیگی۔ جنگ کراچی میں شائع ہونیوالا ایک اور تبصرہ ملاحظہ فرمایئے۔

Marfat.com

افریقہ اور یورپ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے

اکنامسٹ کا اظہار تشویش

بھٹو جیسے پیشہ ور سیاستدان نے بھی اسلامی سوشلزم کا پرکشش لیکن بے معنی نعرہ بلند کیا
مسلمانوں کی جدوجہد آزادی میں علماء ہمیشہ ہمیشہ پیش رہے ہیں
جماعت اسلامی اور اخوان اسلامی نظام پر مبنی جدید معاشرہ قائم کرنا چاہتی ہیں

کراچی ۴ فروری (جنگ نیوز) برطانیہ کے با اثر جریدے "اکنامسٹ" لندن نے افریقہ اور یورپ میں اسلام کی تیزی سے اشاعت پر اظہار تشویش کیا ہے اور کہا ہے کہ بھٹو جیسے پیشہ ور سیاست دان نے بھی اسلام کا پرکشش لیکن بے معنی نعرہ بلند کیا۔ مسلمانوں کی جدوجہد آزادی میں علماء کرام ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ جماعت اسلامی اور اخوان اسلامی نظام پر مبنی جدید معاشرہ قائم کرنا چاہتی ہیں۔ ایک موثر سیاسی قوت کی حیثیت سے اسلام تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے ایسے مسلمانوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے جو اپنا مذہب چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اختیار کر لیتے ہوں جبکہ بڑی تعداد میں غیر مذہب کے لوگ مسلمان ہوتے جا رہے ہیں۔ خاص طور پر افریقہ میں اسلام کی توسیع تیزی سے جاری ہے۔ یورپ میں اس کی تبلیغ کا حال یہ ہے کہ صرف ڈنمارک میں ہر ہفتہ دو افراد اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ یہ تجزیہ ایک سروے رپورٹ میں کیا گیا ہے جو "جنگجو اسلام" کے زیر عنوان "اللہ کے سپاہیوں کی پیش قدمی" کی سرخی سے اکنامسٹ لندن میں ایک مضمون کی صورت میں شائع ہوئی ہے۔ گارڈ فرے جنسن کے اس مضمون میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ چند سالوں کے دوران مسلم اکثریتی ملکوں میں سیاست سمیت زندگی کے ہر شعبہ میں اسلام کو مرکزیت دینے کا جو اظہار ہوتا رہا ہے اس کا ایک

Marfat.com

بنتیجہ ایران کا عظیم الشان غلغلہ ہے۔ مرکزیت کا یہ دعویٰ اسلام کر رہا ہے۔ جبکہ مسیحیت اور بدھ مت کا ایسا دعویٰ سامنے نہیں آیا۔ مضمون نگار کے مطابق اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام ایشیا میں عالم شباب میں ہے اور اس کی عمر ۱۴ سو سال سے بھی کم ہے۔ جبکہ مسیحیت کی عمر دو ہزار سال ہونے کو ہے اور بدھ مت کی پیدائش دو ہزار چھ صد برس قبل ہوئی تھی۔ مضمون نگار کے مطابق مذاہب بھی بچپن اور بڑھاپے کے اثرات سے عاری نہیں ہوتے۔ چنانچہ ۱۴۰۰ء میں مسیحی گرجا یورپ کی سب سے بڑی اور توانائی بخش حکومت تھی۔ مضمون نگار نے اسلام کی وسعت کی وجہ "حج" بتائی ہے کہ دنیا بھر میں یہ مختلف مقامات سے آنے والے کثیر النوع انسانوں کا سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ مکہ میں حج کے موقع پر ۱۵ لاکھ افراد جمع ہوتے ہیں۔ اور اس تعداد میں سالانہ ایک لاکھ کے حساب سے اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ سالانہ اجتماع اسلام کے اتحاد اثر پذیری ولولہ انگیزی اور فعال ہونے کا عکاس بھی ہے اور ممد و معاون بھی۔ مضمون نگار نے اسلام کی بیداری کی وجہ ایک یہ بیان کی ہے کہ ایک مذہب اور ایک معاشرے میں نظامِ حیات کی حیثیت سے اسلام نے کبھی تنگ نظری کا ثبوت نہیں دیا۔ نہ ہی حالات سے نمٹنے کی صلاحیت کو زنگ لگنے دیا۔ اسلام کو اوائل سے ہی مسیحی مغرب کی جانب سے سیاسی، روحانی اور ثقافتی چیلنج کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اور گزشتہ ایک سو سال کے دوران تو یہ سیاسی اور ثقافتی چیلنج بہت شدید رہا ہے۔ چنانچہ اپنے دفاع کے لئے اسلام کو ہمیشہ چوکنا اور چوکس رہنا پڑا ہے

البتہ جہاں تک روحانی چیلنج کا تعلق ہے۔ وہ تقریباً پسِ پردہ جا چکا ہے۔ اور خود عیسائی مشنریوں نے بالآخر یہ احساس کر لیا ہے کہ اسلام ارتداد سے خاص طور پر محفوظ و مامون ہے۔ چنانچہ گذشتہ ایک صدی کے دوران زیادہ سے زیادہ دو ہزار مسلمانوں نے مذہب تبدیل کیا ہوگا۔ اور یہ جو

Marfat.com

مسیحی مشنریاں اور یورپ کے نو آبادیاتی ایڈ منسٹریٹر اسلام کو پسماندہ اور بے جان قرار دیتے تھے تو ان کا مطلب اسلام کی بیرونی ہیئت اور معاشرے میں اس کی تنظیم کی پسماندگی سے ہوتا تھا۔ ورنہ اس ظاہری خول کے اندر ایمان بہت پختہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ مسلمان اپنا مذہب تبدیل نہیں کرتا۔ (کنٹاسمٹ کے مطابق یورپ نے اسلام کو جو سیاسی چیلنج دیا اُسے آغاز میں بڑی کامیابی ہوئی صلیبی جنگوں کے ساتھ یہ چیلنج ختم ہوا۔ اور پہلی جنگِ عظیم کے بعد تقریباً ساری مسلم دنیا برطانیہ، فرانس ہالینڈ اور روس کے زیر تسلط تھی۔ صلیبی جنگوں میں جو کچھ ہوا اس کا مغربی دُنیا کو کس قدر احساس تھا۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ۱۹۲۰ء میں ــــ فرانس کا جنرل جوراڈ جب دمشق میں داخل ہوا تو سب سے پہلے وہ مسجد بنی امیہ کے باہر واقع سلطان صلاح الدین ایوبی کے مقبرے پر گیا اور اس کے دروازے پر دستک دیکر کہا۔

"صلاح الدین سن لو، ہم واپس آگئے ہیں۔

نو آبادیات کے خاتمے کے بعد مسلم دُنیا کو یورپ کا براہ راست چیلنج ختم ہو گیا۔ تاہم روس وسطی ایشیا اور مغرب کی چوکی اسرائیل سے اب بھی موجود ہے، کنٹاسمٹ کے مطابق اسلام کی ولولہ انگیز اور اس کے قوت بخش ہونے کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ مغربی نو آبادیت کے خلاف جدوجہد میں علمائے اسلام نے براہِ راست حصّہ لیا۔ اور اس صدی کے پہلے دو عشروں میں مراکش، الجزائر، تیونس، لیبیا، مصر، شام، عراق اور انڈونیشیا، غرض تمام ہی مسلم ملکوں میں مذہبی گروہوں نے نہ صرف یہ کہ قومی تحریک کی قیادت کی بلکہ بیشتر صورتوں میں یہ تحریکیں خود ان ہی کی پیدا کردہ تھیں۔ یہی صورتِ حال فی زمانہ ایران کی ہے۔ اس ضمن میں یہ بھی ایک ستم ظریفی ہے کہ یہ ملّا (علمائے کرام) ہی تھے جنھوں نے ۱۹۰۶ء میں رضا خان (موجودہ شاہ کے والد) کو اس پر تیار کیا کہ وہ کمال اتاترک کے "مخالف اسلام ترکی" کی تقلید نہ کرے اور شہنشاہ

کی حیثیت سے اپنی تاجپوشی کرے اسلام کو سب سے زیادہ سنگین چیلنج مغربی ثقافت کی یلغار سے ہے جو مادّی طور پر مستحکم معاشرے اور جدیدیت کے تحفوں، منشیات پاپ میوزک، عریانی فحاشی وغیرہ پر مشتمل ہے اسلام ان انحطاط پذیر اور رو بہ زوال مغربی اقدار کو مسترد کرتا ہے۔ اسلامی روایات کی طرف رجعت کی عکاسی اس امر سے ہوتی ہے کہ مشرقِ وسطیٰ میں ایسی نوجوان خواتین کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے جو خود کو سر سے پیر تک ڈھانپ کر نکلتی (یعنی پردہ کرتی ہیں) ان کا یہ فعل ان کی ماؤں کے لئے بڑا مایوس کُن ہے جنھوں نے (برقعہ) اتارنے کے لئے بڑی جدّوجہد کی تھی۔ مصر، شام، اور اردن میں ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ کی ہزیمت کا یہ اثر ہوا کہ نوجوان نسل پر اس کھلے معاشرے کی قلعی کھل گئی تھی اور اب نوجوان خواتین سر سے پیر تک سفید چادر میں ڈھکی نظر آتی ہیں جبکہ ایران میں خواتین سیاہ چادر اوڑھتی ہیں۔ اسلام کے مؤثر اور فعّال ہونے کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ اس میں دین اور دُنیا کی جُدائی نہیں ہے۔ اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے اس کی سیاست میں کسی لادینیت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اور جو ایسا دعویٰ کرتا ہے وہ فضول بات کرتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں متضاد اصطلاحیں ہیں۔ اکنامسٹ کے مضمون نگار نے جدید ترکی کے بانی کمال اتاترک کو کھلا مصلح قرار دیا ہے اور اس کوشش کی ناکامی اب خون سے لکھی جارہی ہے ترک عوام نے کمال اتاترک کی مخالفِ اسلام اصلاحات کو پسند نہیں کیا۔ اور تصوّف اور خانقاہوں کے دائرے میں پناہ لی۔ چنانچہ جونہی مخالف اسلام دباؤ کمزور پڑا اسلام فوراً اُبھر کر سامنے آگیا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد آزادی حاصل کرنیوالے ملکوں میں اسلام کو بحیثیت نظام نافذ کرنیکی کوششیں شروع ہوئیں اور مسلم مفکرین نے اسکے لئے تجاویز پیش کیں، مراکش لیبیا اور مصر میں یہ کوششیں اخوان المسلمین کی طرف سے کیگئیں جس کی طاقت ور شاخیں سوڈان، اردن اور شام میں بھی تھیں جن دیگر ملکوں میں یہ کوششیں کی گئی اور کی جارہی ہیں، انمیں ترکی ایران، پاکستان، ملائیشیا اور انڈونیشیا

شامل ہیں۔ اس کے علاوہ سعودی عرب، شمالی یمن اور خلیج کی بعض امارات میں سیاسی نظام قرآن پر مبنی بتایا جاتا ہے۔ اسلام کے سیاسی نظام پر باقاعدہ منظم اور مرتب نظریات عرب دنیا میں اخوان المسلمون نے پاکستان میں سید ابوالاعلیٰ مودودی کی جماعت اسلامی نے اور انڈونیشیا میں ڈاکٹر محمد ناصر کی مشجومی پارٹی نے پیش کئے۔ تینوں نیشنلزم کے بھی خلاف ہیں اور پان اسلام ازم کے بھی، چنانچہ اخوان المسلمون نے ناصر کے عرب نیشنلزم کی سختی سے مخالفت کی۔ اور مودودی نے قیام پاکستان کے لئے بھارت کے مسلمانوں کی جدوجہد میں حصّہ لینے سے انکار کیا۔[1] مسلمانوں کے مذہبی گروپوں نے سامراجیت کے خلاف قومی جدوجہد کی تحریک میں سرگرمی سے حصہ لیا ہے۔ تاہم وہ اسے نیشنلزم قرار نہیں دیتے اور اس بنیاد پر وفاداری کو ایک نئے اور جھوٹے خدا کی پرستش سمجھتے ہیں اور وہ صحیح طور پر نیشنلزم کو اسلام ازم سے بلا شرکت وفاداری کے خلاف گردانتے ہیں۔ کیونکہ یہی ایک ایسی قوت ہے جو جنگجو اسلام کا مقابلہ کر سکتی ہے جس طرح یہ واحد طاقت تھی جس نے کمیونزم کے طاقتور سیلاب کا مقابلہ کیا۔

اکنامسٹ کے تجزیہ نگار نے اسلامی دنیا کے مسلم رہنماؤں کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے۔ گارڈ کے جنیس کے مطابق پہلی قسم ان پیشہ ورانہ سیاستدانوں کی ہے جو خود بنیادی طور پر سیکولر اور غیر اسلامی ہوتے ہیں لیکن اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے اسلام کے نام اور اثر پذیری کو استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ برصغیر ہند و پاک میں ایسے رہنماؤں کی مثالیں دیتے ہوئے اکنامسٹ نے مسٹر بھٹو کا شمار بھی ایسے ہی رہنماؤں میں کیا ہے اور کہا ہے کہ اس قسم کے رہنماؤں میں نچلی سطح پر مسٹر بھٹو ہیں جو اپنی مغرب زدہ استدلال اور سوفسطائیت کے باوجود جب بھی کسی مشکل میں مبتلا ہوئے انہوں نے نہائت چالاکی سے اسلام کا ترپ استعمال کیا اور اس کے لئے اسلامی سوشلزم کا پرکشش لیکن بے معنی نعرہ بلند کیا۔ تجزیہ نگار نے ترکی کی جسٹس پارٹی اور اٹلی سیاست

[1] یہ اکنامسٹ لندن کی تحریر ہے۔ اور قابل اصلاح ہے

پارٹی کے پروفیسر نجم الدین اربکان، مراکش کے شاہ حسن اور مصر کے شاہ فاروق کا حوالہ دیا اور کہا ہے کہ اس قسم کے اسلامی سیاستدانوں نے اسلام کے سیاسی نظام کو بدنام کیا ہے۔ تجزیہ نگار کے مطابق جنگجو اسلام کی دوسری قسم ان مذہبی شخصیات یعنی علماء کرام، آیت اللہ اور شیوخ پر مشتمل ہے جو سیاست میں سرگرم ہیں ایسے انفرادی رہنما ہر مسلم ملک میں ہیں لیکن بعض ممالک میں انہوں نے باقاعدہ سیاسی گروپ بنالئے ہیں اس قسم میں انڈونیشیا کی نہضۃ العلماء پارٹی، پاکستان کی جمعیت علمائے اسلام اور جمعیت علمائے پاکستان اور ایران کے آیت اللہ شامل ہیں۔ عرب دنیا کے شیوخ اس کے علاوہ ہیں ان دونوں اقسام میں بعض باتیں مشترک ہیں ان کا مقصد اسلامی ریاست ہے لیکن اپنی بے لچک اسکیم کو یا تو وہ تفصیل سے واضح نہیں کرنا چاہتے۔ یا واضح کر نہیں پاتے۔ کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ساتویں صدی کے اسلامی اداروں کی بحالی چاہتے ہیں چنانچہ اس مجوزہ اسلامی ریاست کو وہ جو رنگ دینا چاہتے ہیں اس کا زیادہ تر تعلق ظاہری باتوں سے ہوتا ہے جن میں چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا۔ زنا کی سزا سنگسار کرنا وغیرہ شامل ہے۔ یہ دونوں اقسام سیاسی پان اسلام ازم کی حامی لیکن جنگجو اسلام کی تیسری اور زیادہ سنجیدہ قسم کے خلاف ہیں۔ جنگجو اسلام کی یہ تیسری قسم ان لوگوں پر مشتمل ہے جو پیشہ ورانہ سیاست دان نہیں ہیں۔ بلکہ اپنے اسلامی اصولوں کو عملی زندگی میں نافذ کرنے کے لئے سیاست میں آئے ہیں اس قسم میں عرب دنیا کی اخوان المسلمین اور پاکستان کی جماعت اسلامی شامل ہے دونوں کی تنظیم اور ڈھانچہ ایک جیسا ہے۔ وہ زبردست قوت محرکہ کے حامل اور سختی کے ساتھ منظم اور باہم مربوط ہیں، ان کے ارکان زیادہ تر شہری آبادی کے نچلے اور متوسط طبقے سے تعلق رکھتے ہیں ان کے زیادہ لیڈر اسکالر اور پیشہ ورانہ مہارت کے افراد ہوتے ہیں دونوں گروپوں پر اکثر ملکوں میں پابندی لگتی رہی ہے چونکہ وہ تشدد کے ذرائع کے استعمال کے قائل ہیں اس لئے عقوبت

Marfat.com

اور ایذا رسانی سمیت مختلف مظالم کا کامیابی سے مقابلہ کر چکے ہیں آج مختلف ملکوں میں موجود حکومتوں کے سب سے بڑے مخالف اور متبادل قیادت کے دعویدار یہی لوگ ہیں ان میں سب سے زیادہ با اثر جماعت اسلامی ہے جس کے نظریات پر ایک ہمدرد حکمراں جنرل ضیاء الحق کان دھرتے ہیں ان لوگوں کی دیانت داری کی وجہ سے ان کا احترام کیا جاتا ہے۔ جبکہ ان کی یک رنگی اور یکسوئی سے ڈرا جاتا ہے۔ البتہ گزشتہ سالوں میں ان کے سماجی کاموں کی وجہ سے ان کو قابلِ رشک قدر افزائی ملی ہے۔ اپنے منصوبوں اور نظریات کو انہوں نے تفصیل سے کتابوں میں منتقل کر دیا ہے۔ اس لئے ان کا جاننا آسان ہے وہ اسلامی ریاست سے زیادہ اسلامی نظام قائم کرنا چاہتے ہیں جسے نظام مصطفٰے بھی کہا جاتا ہے جس کا مقصد اسلامی اصولوں پر مبنی ایسا اصلاحی معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ جو جدید تقاضوں سے بھی ہم آہنگ ہو۔ اخوان المسلمون اور جماعت اسلامی کا موازنہ کرتے ہوئے اکنامسٹ کے تجزیہ نگار نے لکھا ہے کہ مصر کے اخوان عورتوں کے ملازمتیں کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے۔ لیکن پاکستان کی جماعت کو اس پر اعتراض ہے۔ اسطرح موخرالذکر ضبط ولادت کے خلاف ہے جبکہ اول الذکر کو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ طلاق کے سلسلے میں ان کا کہنا ہے کہ اسے مشکل سے مشکل بنایا جائے جبکہ تعداد ازدواج قرآن کی عائد کردہ پابندیوں کے ساتھ بہت مشکل ہے۔ جہاں تک چوری کی سزا ہاتھ کاٹنے کا تعلق ہے تو اسلامی معاشرے میں کسی کو چوری کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی اس لئے ہاتھ کٹنے کے واقعات نہیں ہوں گے۔ (بشکریہ اخبار جنگ کراچی مورخہ ۵ فروری ۱۹۷۹ء)

نوٹ: مندرجہ بالا تحریر اس نظریہ کے تحت مطالعہ کی جائے کہ دشمن کی تحریر ہے۔ اسلامی جماعتوں کے سلسلہ میں جو رائے تحریر کی گئی ہو وہ غلط فہمی پیدا کرنے کے لئے بھی ہو سکتی ہے۔

Marfat.com

عوامِ مسلمان اور حکمراں سوشلسٹ

دنیا کے اسلامی ممالک جس طرح مسیحیت اور دہریت کے جال میں گرفتار ہیں ان سے سب واقف ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے اکثر عرب ممالک سوشلزم کے نام پر جامِ غفلت چڑھا چکے ہیں۔ جنوبی یمن تو روس کا اڈہ بن چکا ہے لیکن شام و عراق سوشلزم کے نام پر ایک عیسائی کی قائم کردہ بعث پارٹی کے زیر انتظام ہیں۔ لیبیا الجزائر بھی سوشلزم کے دعوے دار ہیں مصر بھی اپنی تمام تر اسلامی خدمات کے باوجود ایسے حکمرانوں کے قابو میں رہا ہے جو دین کو اپنی پسند کے مطابق رکھنا چاہتے ہیں۔

صدر ناصر مرحوم نے اپنی قومیت فراعنۂ مصر سے ملالی تھی۔ اسلام کے بجائے عرب قومیت کا نعرہ بلند کیا گیا تھا۔ اسلام پسند جماعتوں کو چنگیز خانی کا نشانہ بنا کر ختم کرنے کی کوشش کی گئی۔ سید محمد قطب شہید اور عبد القادر عودہ شہید جیسے اسلام کے خادم پھانسی پر چڑھائے گئے۔ اخوان المسلمون کو برباد کیا گیا۔ لیکن اس کا نتیجہ قدرت کی جانب سے ذلت اور شکست و پشیمانی کے سوا کچھ نہ نکلا۔ مصری افواج کے کمانڈر انچیف خودکشی فرما گئے اور صدر ناصر کچھ عرصہ بعد حرکت قلب بند ہونے سے انتقال فرما گئے۔

صدر سادات نے اعتدال کی راہ اختیار کی اور مسلمانوں کو مذہبی آزادی ملی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شعائر اسلامی پر عمل ہونے لگا اور طالبات و مستورات پردہ کی پابندی کرنے لگیں اخوان المسلمون نے تبلیغی سرگرمیاں شروع کردیں لیکن اسرائیل کے ساتھ معاہدہ کرنے کے بعد امریکہ یا تراسے آکر بیان دیا کہ وہ اخوان المسلمون کی سرگرمیاں پسند نہیں کرتے اور یہ کہ مصر کو ایران نہیں بننے دیں گے۔ یہ خبر جنگ کراچی میں ۷ اراپریل ۱۹۷۹ء کو شائع ہوئی ہے۔ اندازہ ہے کہ بہت جلد مصر میں صدر ناصر کی تاریخ دوہرائی جائے گی۔ اسرائیل اور امریکہ یعنی یہودی اور

عیسائی اخبار اسلام کو کیسے پسند کر سکتے ہیں۔ امریکی امداد کی کچھ قیمت تو ادا کرنی ہوگی

اپنے مُلک کی خبر لیجئے

یہاں تک ہم نے عیسائیت کے سلسلے میں مختصراً احوال پیش کیا ہے۔ لیکن ملکِ عزیز پاکستان میں اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہو رہا ہے۔ عیسائی۔ مرزائی۔ بہائی ذکری۔ مہدوی کمیونسٹ وغیرہ اس اسلامی مملکت میں شب و روز مصروف ہیں۔ لیکن حکومت اور عام مسلمان سب غافل ہیں۔

مندرجہ بالا تمام گروہ خارج از اسلام ہیں اس میں مرزائی تو اس درجہ ڈھیٹ ہیں کہ خود کو مسلمان اور تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔

ایک سوال

کیا کوئی غیر مسلم مسلمانوں کا یا اسلام کا ہمدرد ہو سکتا ہے؟ پاکستان کے مسلمان ابھی جوگندر ناتھ منڈل کو نہ بھولے ہونگیں۔ یہ وہ ذات شریف ہیں جنھیں قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے انٹریم گورنمنٹ میں مسلم لیگ کا وزیر مقرر کیا تھا یعنی اپنی ایک سیٹ ایک اچھوت مشرک کو دے دی اور مسلم لیگ کی جانب سے حکومت ہند کا وزیر مقرر کرا دیا۔ یہ صاحب قیام پاکستان کے بعد حکومتِ پاکستان میں بھی مرکزی وزیر رہے اور کافی عرصہ وزارت کے مزے اڑائے لیکن اندر ہی اندر ہندوستان کی محبت سلگتی رہی اور بالآخر مشرقی پاکستان کے دورے پر گئے تو وہاں سے کلکتہ تشریف لے گئے اور ہندوستانی قومیت اختیار کر لی۔

یہ ایک مرکزی وزیر کی صورت ہے جس کو تمام تر سہولتیں حاصل تھیں۔ عام آدمی کا تو کہنا کیا ہے۔ کوئی بھی غیر مسلم بالخصوص وہ جو اپنے مشرکانہ مذاہب کی تبلیغ کرتے ہوں۔ کس طرح ایک نظریاتی اور اسلامی مملکت کے وفادار ہو سکتے ہیں جبکہ بنیادی فرق ہے خود اسلام بھی اس کی اجازت نہیں دیتا کہ اسلامی ملک میں کفر و شرک کی تبلیغ کی جائے۔

مزید تفصیلات سے قبل ایک اخباری جائزہ ملاحظہ فرمائیے۔ یہ اخبار جنگ کراچی میں ۱۶ اپریل کو شائع ہوا ہے جائزہ نگار جناب سید عاقل امام ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

Marfat.com

پاکستان میں مختلف مذاہب کی تبلیغی سرگرمیاں

پاکستان کے بڑے بڑے شہروں اور دیہاتوں میں بے شمار جماعتیں تبلیغی کاموں میں شب و روز مصروف رہتی ہیں ان کا اجمالی خاکہ یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

تبلیغی جماعت پچاس سال پیشتر حضرت مولانا الیاس رح نے دلی میں جن تبلیغی سرگرمیوں کا سلسلہ نظام الدین سے شروع کیا تھا۔ شروع شروع میں اس کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی، اور میوات کے لاکھوں بے مذہب لوگ مسلمان ہوئے تھے۔ آریہ سماجیوں کی شدھی کی تحریک ماند پڑ گئی تھی

تقسیم کے بعد یہ سلسلہ یہاں پاکستان میں بھی جاری ہے مکی مسجد کراچی اور پھر رائے ونڈ سے بے شمار تبلیغی جماعتیں اندرون ملک اور بیرون ملک جا کر تبلیغ کرتی ہیں۔ ان میں جو لوگ حصہ لیتے ہیں وہ اپنے حال میں مست رہتے ہیں اور کسی سے کچھ نہیں لیتے۔ البتہ یہ لوگ صرف مسلمانوں سے ہی کلمہ سنتے ہیں اور پھر انہیں کسی مسجد میں دعوت دیکر مذہبی گفتگو سنا کر نمازی بناتے ہیں۔

شیعہ شیعوں کے بھی بڑے بڑے تبلیغی مراکز کام کرتے ہیں اور ان کی شاخیں غیر ممالک میں بھی ہیں۔ مگر انہیں بھی گزشتہ برس میں کوئی خاص نمایاں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ چند فرانسیسی اور اطالوی متوجہ ہوئے تھے۔ مگر وہ بعد میں برگشتہ ہو گئے تھے۔

اسمٰعیلی یہاں پاکستان کے ان دیہی علاقوں میں جہاں مسلم آبادیاں نہیں ہیں۔ اسمٰعیلیوں نے کافی توجہ دی۔ سکاردو، تھرپارکر اور اندرون سندھ و پنجاب میں انہوں نے ایسے لوگوں کو تربیت دی کہ رہن سہن کے طور طریقوں پر توجہ دی۔ اور بچوں کے لئے تعلیم کا بندوبست کر کے ان کو اپنے جماعت خانوں میں دعوت دی مگر یہ لوگ مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کو ہرگز دعوت نہیں دیتے گزشتہ برس یہ لوگ ایک اندازے کے مطابق ایک ہزار سے زائد دیہاتیوں کو اسمٰعیلی بنا چکے ہیں۔ اور ان پر کافی خرچ کرتے ہیں اور بعد میں چندوں کی صورت میں سب وصول ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

مرزائی احمدی یعنی قادیانی تو غیر مسلم قرار دیئے جا چکے ہیں مگر ان کی تبلیغی سرگرمیاں جاری ہیں۔ حکومت کی طرف سے ان کے خلاف جو کارروائی کی گئی اس کے باعث بیشمار مسلمان اس تحریک کی طرف متوجہ ہوئے اور ربوہ کے ہیڈ کوارٹر سے ملنے والے اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ سال پاکستان کے مختلف علاقوں سے ڈیڑھ ہزار لوگوں نے خلیفہ قادیان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یہ لوگ بھی مختلف قسم کے لالچ دیکر لوگوں کو متوجہ کرتے ہیں۔

عیسائی گزشتہ سال سے ملک میں عیسائیوں کی سرگرمیاں بھی برابر جاری رہیں۔ غیر ملکی پادری اور مبلغین برابر آتے جاتے رہے۔ پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک مشنوں نے حسبِ سابق پانی کی طرح روپیہ اور دیگر اشیاء لٹائیں۔ ملک میں کئی تبلیغی مراکز قائم ہیں جنھیں سیمنری کہا جاتا ہے۔ وہاں بے شمار نوجوانوں کو پادری بنا کر تربیت دی جاتی ہے۔ یہ لوگ زیادہ تر بستیوں میں کام کرتے ہیں۔ بستی اس کو کہا جاتا ہے جہاں صفائی کرنے والے لوگ آباد ہیں۔ یہ مشن بے دریغ روپیہ خرچ کرتا ہے۔ سندھ اور پنجاب میں خصوصاً سانگھڑ اور سیالکوٹ لائل پور و اطراف میں ان لوگوں نے پادری گوٹھ بھی بنا رکھے ہیں، مگر گزشتہ سال ان لوگوں کو ملک میں زیادہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ کلیسیا کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ عیسائیوں میں آپس کی فرقہ پرستی و دیگر نفرتوں کی وجہ سے ان کے مشن کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ تمام ملک میں صرف پانچ سو لوگوں نے عیسائی مذہب قبول کیا۔ یہ لوگ بھی صفائی والے ہیں۔ اور ساہیوال، لاہور اور سیالکوٹ کے قریب دیہات میں آباد ہیں۔ کلیسیاؤں کی طرف سے جو رپورٹیں اس سال پوپ کو ارسال کی گئیں ہیں وہ حوصلہ افزا نہیں ہیں۔

یہودی ملک میں یہودیوں کی سرگرمیاں بھی حسبِ سابق ماند رہیں۔ ان کا کراچی ہی میں صرف ایک قدیم سیناگاگ (یعنی مسجد بنی اسرائیل) ہے۔ یہ لوگ تبلیغ نہیں کرتے البتہ اپنی مذہبی سرگرمیوں میں پابند ہیں۔ آپس میں متحد ہیں گزشتہ سال ان لوگوں نے عیسائیوں سے ربط و ضبط بڑھایا اور ان سے تعلقات رکھے اور انہیں اپنے تہواروں میں دعوت دی۔

Marfat.com

اور قربانی کا گوشت تقسیم کیا۔ یوم سبت پر یہ لوگ سختی سے کاربند ہیں۔

مہدوی مہدی تحریک جس کا ہیڈ کوارٹر شہداد پور (سندھ) میں ہے۔ گزشتہ سال زیادہ کامیابی حاصل نہ کر سکی۔ دائرہ مہدویہ کی ایک خفیہ رپورٹ کی رو سے گو مولوی شہاب الدین نے کافی دورے کئے۔ مگر تبلیغی کامیابی نہ ہو سکی البتہ اس تحریک کی طرف سے تقریباً ۲۵ ٹریکٹ کتابچے اور پوسٹرز وغیرہ شائع ہوئے اور چوبیس دروازوں سے مہدویت کا پیام ابلاغ بھیجا گیا۔

فری میسن فری میسن تحریک پر شدید پابندی ہے مگر اس کے لاج خفیہ سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ گذشتہ سال ایک محتاط اندازے کے مطابق کراچی لاہور اور پنڈی سے صرف چھ نئے دوست بنائے گئے ان میں سے ۲ روز یرینز تھے جو فری میسن تحریک کی ایک برانچ ہے اور جس کا ہیڈ کوارٹر واشنگٹن میں کام کر رہا ہے۔ فری میسن اپنے ڈھب کے لوگوں کو خاموشی کے ساتھ تلاش کرتے رہتے ہیں اور آہستہ سے لاج میں لے جاتے ہیں

کمیونسٹ گزشتہ سال ملک میں اشتراکی پروپیگنڈہ بھی ہوتا رہا۔ جناب ایس ہاشمی کے کتابچے بہت فروخت ہوئے۔ سندھ میں عبدالوحید صدیقی اور کراچی میں فرینڈز کلب کی وساطت سے بے شمار لوگوں کو متوجہ کیا گیا۔ گھروں پر لٹریچر پوسٹ ہوا۔ اور فلمی پروگراموں کے دعوت نامے دیئے گئے۔ کالجوں میں خفیہ ہاتھ کام کرتے رہے۔ گذشتہ برس ان کا پروگرام تھا کہ دانشوروں کو متوجہ کریں۔ مگر اس میں ناکامی رہی۔ یہ لوگ سیاسی صورت حال سے کافی فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔

ذکری کراچی میں خصوصاً لیاری سے لیکر بلوچستان کی آخری سرحدوں تک ذکری لوگ بھی بہت سرگرم رہے اور انہوں نے بہت تندہی کے ساتھ بلوچیوں میں کام کیا ہے۔ گزشتہ سال کے اعداد و شمار کے مطابق خضدار، پسنی، گوادر اور ایرانی سرحدوں کے ساتھ ساتھ تقریباً ایک ہزار دو سو نفوس اس تحریک میں شامل ہوئے ہیں۔ موجودہ ناظم بلوچستان

Marfat.com

کی تحریک میں یہ مذہبی جنون بھی کارفرما ہے۔

ھندو | پاکستان میں گزشتہ سال ہندوؤں کی سرگرمیاں بہت ہی ٹھنڈی رہیں۔ چھاچھرو، عمرکوٹ، میرپور خاص اور تھرپارکر کے علاوہ ریگستان کے علاقوں میں مندروں میں پاٹھ ہوتے رہے۔ روہڑی (سندھ) سے شریمد بھگوت گیتا کے اُردو تراجم اور رامائن پر مختصر کتابچے شائع ہوئے۔ برہمن لوگوں نے ان علاقوں کے میگوال اور دوسرے طبقوں میں صرف پچاس لوگوں کو شدھی کیا۔ اوتھل اور ریاست بیلا میں بھی ان کی سرگرمیاں بہت تیز رہیں اور لوگ یاترا کے لئے ۳۰۰ کی تعداد میں پہنچے۔ پنجاب میں بھی سکھ یاتری آتے جاتے رہے۔ اور حکومت کے انتظامات کی تعریف ہوئی۔

بہائی | گزشتہ سال سب سے زیادہ کامیابی بہائی فرقے کو حاصل ہوئی کراچی، ٹھٹھہ۔ ضلع حیدرآباد، بدین، سانگھڑ، نواب شاہ، تھرپارکر سے ہندوستان کی سرحد تک بہائی مشن نے خصوصاً ہندو جاتیوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ گزشتہ سال بلوچستان، بلتستان، آزاد کشمیر شمالی پنجاب، سرحد، کافرستان اور تمام پہاڑی علاقوں میں لوگ بہائی ہوئے ہیں۔ صحیح اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ سال تقریباً چھ ہزار نفوس اس جماعت میں شمولیت اختیار کر چکے ہیں ان کے مبلغ ایرانی مگر زیادہ تر لوگ مقامی ہیں اور وہ دیوانہ وار تمام علاقوں میں گشت کرتے رہتے ہیں۔ انیس الرحمان دہلوی ممبر بہائی اسمبلی سر پر ایک ہیٹ اور کاندھے پر ایک بیگ لئے سندھ کے تمام شہری و دیہاتی علاقوں میں نظر آئے گا۔ حال ہی میں اس کے ایک سندھی پمفلٹ غیبی آواز نے سندھ میں کافی مقبولیت حاصل کی ہے۔ اور لوگ متوجہ ہوئے ہیں۔

تھیوسوفسٹ | سُنی، شیعہ، آغا خانی، قادیانی، عیسائی، یہودی، مہدوی، ہزی، بین کمیونسٹ، ذکری، ہندو، اور بہائیوں کے بعد اب ایک اور اہم تحریک کا ذکر ضروری ہے وہ ہیں تھیوسوفسٹ چند سال پیشتر یہاں پاکستان میں ان کا خاصا زور تھا، مگر ان کے ایک اچھے رہنما جمشید نسروانجی کے انتقال کے بعد یہ تحریک بالکل ٹھنڈی ہو چکی ہے۔ محترمہ

Marfat.com

منوالا کے تحت یہاں کراچی میں ان کے جلسے ہوتے ہیں۔ بھیتو سوفی ہال میں ایک بڑی لائبریری روزانہ کھلتی ہے مگر لوگ اس طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ البتہ گزشتہ سال ۱۹۷۰ء میں اس سوسائٹی نے صرف آٹھ نئے ممبران کا داخلہ منظور کیا ہے۔ ۱۹۷۱ء سے پہلے بدھ دھرم والے بھی کافی مستعد تھے مگر وہ بھی یہاں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ زیادہ تر بنگلہ دیش چلے گئے۔

اس مختصر سے جائزے کے پیش نظر اب غور کرنا ہے کہ اسلام کی سربلندی کے لئے ہم سب کو متحد ہو کر کیا کرنا چاہئے۔

جائزہ نگار نے سوال کیا ہے کہ اسلام کی سربلندی کے لئے ہم سب کو متحد ہو کر کیا کرنا چاہیئے؟ اس کا جواب بہت آسان ہے، اسلام کی سربلندی مسلمانوں کی عزت وقار آزادی اور خود مختاری کی ضامن ہے۔ لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب مسلمان اسلامی تعلیمات پر عمل کریں اور حقیقی مسلمان بنیں۔

اختلاف زہر ہے

ہر مسلمان یعنی ہر کلمہ گو پابند ہے کہ وہ اپنی ذات پر شریعت کا نفاذ کرے۔ اور قرآن و سنت کے مطابق زندگی بسر کرے۔ اگر مسلمان حقیقی طور پر مسلمان ہوں تو دنیا میں صرف اسلام ہی دین حق کی صورت میں نظر آئے گا۔ اور کفار و مشرکین اپنے باطل عقائد سے توبہ کر کے اسلام قبول کرلینگے لیکن صورت برعکس ہے جو لوگ صرف نام کے مسلمان ہیں اور جن کو یورپین تہذیب و تعلیم نے شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیا ہے جیسا کہ عیسائی مشنریز کا منصوبہ ہے ان کا ذکر تو ہم چھوڑ دیتے ہیں وہ حضرات جو علم دین کے ستون ہیں جو وارث انبیاء کہلاتے ہیں خود ان میں اس قدر اختلافات ہیں کہ اپنی تعلیم اور قرآن و سنت کے خلاف عمل کرتے ہوئے دوسرے مسلک کے ماننے والوں کا مسلمان ہونا ہی تسلیم نہیں کرتے۔ اختلافات کا یہ زہر ساری قوم کو پلایا جا رہا ہے۔

اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس جماعت میں کتنے لوگ فارغ التحصیل اور سند یافتہ عالم

Marfat.com

ہیں اور کتنے لوگ محض نام کے عالم ہیں۔ ہمارے معاشرتی اخلاق میں مولانا اور حضرت مولانا کہہ دینا ایسا عام ہے کہ اب اس لفظ کی افادیت و اہمیت ہی ختم ہو گئی۔

کوئی اختلاف نہ تھا

برصغیر پاک و ہند میں مسلک کا اختلاف صرف ایک صد برس قبل پیدا ہوا ہے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی تک کہیں اور کسی جگہ بھی دیوبندی اور بریلوی یا اہلحدیث کا ذکر نہیں ہے صرف شیعہ اور سنی تھے۔ فقہ جعفریہ کو ماننے والے شیعہ اور دیگر تمام مسلمان اہل سنت والجماعت تھے۔ البتہ اہلِ حدیث حضرات جو اس وقت غیر مقلد کے نام سے مشہور تھے محدود تعداد میں تھے، لیکن یہ سب آپس میں شیر و شکر کی صورت میں مل کر رہتے تھے اور کوئی بنیادی اختلاف نہ تھا۔

انگریز کا تحفہ

جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء میں انگریزوں سے مقابلہ کرنے والے علماء کرام انگریز کے دشمن تھے تاریخ میں جو نام آتے ہیں ان میں شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولینا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ حضرت مولینا محمد قاسمؒ صاحب بانیِ دارالعلوم دیوبند اور اس جماعت کے متعدد بزرگوں کا ذکر خیر ہے اس جماعت کے امام و مرشد حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ان کے علاوہ علماء صادق پور پٹنہ کی مجاہدانہ سرگرمیاں تاریخ میں ثبت ہیں۔

انگریزوں نے ان اصحابِ خیر کو نجدی اور وہابی کا لقب عطا کیا کہ عام مسلمانوں میں یہ جماعت علیحدہ گروہ کی صورت میں پہچانی جائے، اس سلسلے میں انگریز مورخین کی کتابیں حوالہ کے لئے موجود ہیں لفظ نجدی اور وہابی خالص انگریز کا تحفہ ہے اسی زمانہ سے دیوبندی اور بریلوی کا سلسلہ شروع ہوا۔ جماعت بریلوی کے امام حضرت مولینا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں علماء دیوبند اور تھانہ بھون

Marfat.com

کے حضرات کی تحریرات محفوظ ہیں جن میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ذکرِ خیر ہے۔

حضرت مولینا اشرف علی صاحب تھانوی نے فرمایا ہے کہ حضرت بریلوی نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے۔ وہ حبِ نبوی سے مغلوب ہو کر فرمایا ہے۔ ؏

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے "ہفت مسئلہ" نامی رسالہ میں دیوبندی اور بریلوی اختلاف پر بالتفصیل روشنی ڈالی ہے اور اس کا بہترین حل پیش کیا ہے اس رسالہ میں دونوں جماعتوں کے لئے عمل کی گنجائش ہے اور کوئی اختلاف باقی نہیں رہ جاتا۔ یہ رسالہ عام ملتا ہے اور صدیقی ٹرسٹ بھی انشاء اللہ جلد شائع کریگا۔

(اب شائع ہو چکا ہے)

مسلمان سب بھائی بھائی ہیں

لیکن جہاں مقصد اختلافات پیدا کر کے دوکان چمکانا اور قوم کا لیڈر بننا ہو وہاں ایسے مشوروں پر عمل نہیں کیا جا سکتا جس کا نتیجہ مسلمانوں کی تنظیم کا شیرازہ بکھرنا ہوگا۔

ہم سب مسلمان الحمد للہ اللہ وحدہ لاشریک کو تسلیم کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی آخر الزماں اور اللہ کا بندہ اور رسول مانتے ہیں۔ اسلام لانے کے لئے یہ کافی ہے۔ قرآن کریم وحی اللہ اور اس کا حکم بمنزلہ فرض کے ہے جو اس میں تحریف کرے یا اس کو تسلیم نہ کرے وہ اسلام سے خارج ہے۔

فقہ دین کو سمجھنے کا نام ہے اور مسلک راستہ ہے کسی مسئلہ کو کسی صورت میں عمل لانا اور اگر وہ ائمہ اربعہ کے مذہب کے خلاف نہ ہو تو قطعی درست اور جائز ہے اس میں اختلاف کی صورت میں کوئی دین سے خارج نہیں ہو جاتا۔ ہر مسلمان واجب التعظیم ہے اور ہم سب بھائی بھائی ہیں۔ ایک دوسرے کے رفیق اور ہمدرد ہیں ہم سب یکجان اور ہم رشتہ ہیں۔ یہی تعلیم قرآن و سنت کی ہے۔

علماء امت کے اختلاف میں اعتدال و انصاف کی راہ" مطالعہ فرمایئے۔

Marfat.com

اختلاف رحمت ہے

اختلاف باعثِ رحمت ہے۔ اس کے تحت تحقیق و تلاش کا راستہ کھلتا ہے۔ لیکن اعتدال لازم ہے۔ صحابہ کرامؓ میں بھی زبردست اختلافات رہے ہیں حضرت معاویہؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اختلافات جنگوں کی صورت میں ظاہر ہوئے جس میں ہزاروں مسلمان آپس میں جنگ کر کے شہید ہوئے لیکن ان دونوں حضرات نے ایک دوسرے کو کسی گرے ہوئے لفظ سے بھی نہ پکارا چہ جائیکہ کفر کا فتویٰ۔

خلافِ سُنت اور اسلام

ہمارے بزرگوں کے اختلافات بھی فقہی اور علمی رہے ہیں ان حضرات کے معیار کے مطابق فی زمانہ کوئی عالم نہیں کہ اس پر بحث کی جائے اور ہم جیسے آدمی کا تو یہ مقام ہی نہیں کہ ہم کسی کو کافر کہیں نعوذ باللہ۔ کفر تو بڑی بات ہے اسلامی تعلیم کے مطابق مسلمان پر لعنت کرنا حرام ہے۔ مسلمان پر ہی نہیں جانوروں اور دنیاوی مال و اسباب پر بھی لعنت بھیجنا منع ہے۔ حدیث شریف میں واضح ہدایت موجود ہے لیکن ہمارے نام نہاد علماء عام جلسوں میں ببانگِ دُہل دوسرے علماء کرام اور دین کا کام کرنے والوں کو اللہ کی لعنت کی زد میں بتاتے ہیں۔ کیا اس وقت اتباعِ سنت معاف ہو جاتی ہے لعنت کرنا منع ہے تو کافر کہنا کیا ہوگا، مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔

جواب دینا ہوگا

اعتدال و انصاف سے کام لیجئے لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کو بیک جنبشِ زبان اسلام سے خارج قرار دے دینا ایک ایسی ذمہ داری ہے کہ جس کا جواب روزِ حساب دینا ہوگا۔

آخرت میں تو جو کچھ ہوگا وہ وہاں جا کر ہی معلوم ہوگا لیکن اس کا اثر دنیا میں مسلمانوں کی رسوائی اور بربادی ذلت اور خواری محکومی اور غلامی کی صورت میں بھی نکل سکتا ہے۔ جیسا کہ ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں پاکستان میں ہو چکا ہے۔

Marfat.com

کون ذمّہ دار ہے؟

نئی نسل دین سے بیگانہ اور بدظن ہو رہی ہے ایک طرف عیسائی، مرزائی، بہائی، ذکری، یہودی کمیونسٹ اور دیگر شیطانی طاقتیں اپنی پوری کوشش اور قوت صرف کر رہی ہیں دوسری طرف ہم خود اپنے اعمال و افعال کے ذریعہ دین حنیف اسلام سے دُور ہو رہے ہیں۔

رہی سہی کسر یہ نام نہاد علماء جو سیاسی ضرورت کے پیشِ نظر کفر سازی میں مصروف ہیں نئی نسل کو اسلام سے دُور کر رہے ہیں۔

ایک طالب علم نے احقر سے سوال کیا کہ کون سا اسلام سچا ہے؟ مودودی صاحب کا، نورانی میاں کا یا مفتی محمود کا۔ یہ لفظ میں نے اسی طالبِ علم کے نقل کئے ہیں۔ جو بی اے کا طالب علم ہے۔ جواب تو جو مناسب معلوم ہوا وہ عرض کر دیا لیکن ایک سوال پیدا ہو گیا کیا اسلام کی بھی قسمیں ہیں، اور ہر ایک جماعت کا اسلام جُدا ہے۔

ایک صاحبزادے نے فرمایا ہم تو مولوی کی بات ہی نہیں سنتے یہ (گالی) سب کے سب پیٹ کے دھندے میں لگے ہیں۔ استغفراللہ کیا ہمارے دین کے علماء حضرات کا یہ مقام ہے! اس صورت حال کا کون ذمّہ دار ہے؟

اسلام دوست یا اسلام دشمن

یہ اختلافات اسلام اور علمائے کرام، دونوں کے لئے نقصان کا باعث ہیں اللہ عقل سلیم عطا فرمائے۔ اور اتباع سنت کی توفیق دے۔

اس اسلامی مملکت میں کفار و مشرکین اپنے خود ساختہ دین کی تبلیغ کریں اور کامیابی حاصل کریں اور وہ وارثِ انبیاء جو علم کو پھیلانے اور دین کی تبلیغ کے پابند ہیں وہ آپس میں اختلاف کریں اور اختلاف بھی ایسا کہ دوسرے کو مسلمان تسلیم ہی نہ کریں غور فرمائیے اس سے کس کو فائدہ ہو رہا ہے؟ یہ اسلام کی کونسی خدمت ہے؟ دشمنانِ اسلام کا کام اب مسلمان خود ہی انجام دے رہے ہیں۔

Marfat.com

اظہارِ قوت و تعداد

تبلیغ دین کے نام سیاسی مقاصد کے لئے بڑی بڑی کانفرنسیں ہو رہی ہیں، لاکھوں روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ اختلاف ختم کرنے کے لئے نہیں، پیدا کرنے کے لئے۔ ہر ایک کا مقصد حکومت پر اپنی قوت و جمعیت کا اظہار کرنا ہوتا ہے

سُنّی کانفرنس، شیعہ کانفرنس، اہلِ حدیث کانفرنس اور نمعلوم کتنی کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں۔ لیکن یہ آرزو ہی رہی کہ کوئی مسلم کانفرنس بھی ہوتی جس میں تمام علماء کرام متحد و متفق ہو کر عیسائیت، مرزائیت اور دیگر شیطانی مذاہب کے خلاف صف بندی کرتے اور اپنی مملکت کو اسلامی مملکت بنانے میں مدد دیتے

کُفر سازی

اس اسلامی مملکت میں ایک کاذب خود کو امیر المومنین کہلاتا ہے اور تحریر و تقریر میں اس کو یہ خطاب دیا جاتا ہے، لیکن ہماری بے حسی اور غفلت کا یہ عالم ہے کہ ہم اس پر کوئی توجہ نہیں کرتے۔ یہ شرم کا مقام ہے معاذ اللہ یہ امیر المنافقین والکاذبین مسلمہ کذاب کی میراث سنبھالے بیٹھا ہے اور اسلامی مملکت کے علماء کرام اس کے خلاف کچھ نہیں کرتے۔ ظاہر ہے کُفر سازی سے فرصت ہو تو کفر مٹانے کا اہتمام ہو۔

اتحاد ضروری ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس اسلامی مملکت کی حفاظت اور بقاء کے لئے کام کر سکیں اور اسلام اور مسلمانوں کی حقیقی سربلندی کے لئے خلوص کے ساتھ خدمت انجام دیں۔ یہ ضرورت صرف اتحاد و اتفاق کی بدولت ہی ممکن ہو سکتی ہے

اتحاد و اتفاق قرآن حکیم اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق فرض ہے۔ کیا علماء کرام کو بھی یہ بتانے کی ضرورت ہے۔؟

Marfat.com

احمق نہیں ہیں

اتحاد و اتفاق کی برکات سامنے ہیں۔ تحریک نفاذِ شریعت اس کی زندہ مثال ہے۔ اس وقت دیوبندی بریلوی شیعہ، سنی، اہلحدیث سب ایک ہو گئے۔ یہ اتحاد ہی تھا کہ ملک سوشلزم اور کمیونزم سے محفوظ ہو گیا اور ایک ایسے جابر و آمر سے نجات مل گئی کہ جس کا دعویٰ تھا "میری کرسی بہت مضبوط ہے"۔

یہ اتفاق کی برکت تھی کہ اللہ تعالےٰ نے رحمت فرمائی اور ایک سچا مسلمان حاکم عطا فرمایا جس نے پُرخلوص مساعی کے باعث نفاذ شریعت کا اعلان کیا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ یہ قدیمی تاریخ نہیں ہے تازہ معاملہ ہے۔

اب کیا ہو گیا کہ نئے سرے سے دیوبندی بریلوی اور مودودی فرقہ تالیف کر لیا گیا۔ کیا پاکستان کے مسلمان اس درجہ احمق ہیں کہ وہ یہ نہیں سمجھ سکتے کہ یہ اقتدار حاصل کرنے کی کوشش ہے جس کے لئے دین کو بھی زخمی کر دیا گیا۔

تاریخ دہرائی جا سکتی ہے

اختلافِ مسلک کو کفر سازی کے لئے استعمال کیا گیا تو ملک میں انتشار ہی پیدا ہو گا۔ جس کا نتیجہ بہر صورت خرابی ہے۔ اور یہ عین ممکن ہے کہ وہ تمام جماعتیں جو ۷۰ء کے انتخاب میں متحد ہو کر مسلمانوں کو شکست دے چکی ہیں۔ پھر متحد ہو جائیں اور حکومت پر قابض ہو جائیں۔

۱۹۷۰ء میں اسلامی جماعتیں الگ الگ ساٹھ فیصد مجموعی ووٹ حاصل کرنے کے بعد بھی ناکام رہی تھیں۔ کیا اب بھی یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ اس کا سبب اختلاف ہی تھا جو صورت اس وقت تھی کیا وہ آئندہ نہیں ہو سکتی؟

خدارا عقل و فہم سے کام لیجئے کبھی ساری کی امید میں آدھی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں

Marfat.com

اصل مقصد راقم الحروف تو صرف اس جانب توجہ مبذول کرانا چاہتا ہے کہ ہمارے اختلافات ہمیں اسلام کی تبلیغ اور مسلمانوں کی خدمت کے بجائے غیر مسلموں کے لئے راہ ہموار کر رہے ہیں۔

سیاست و اقتدار کا ذکر ضمناً اور مثالاً ہیں ورنہ احقر کا اس سے کوئی تعلق نہیں البتہ اسی ملک کا باشندہ ہونے کے سبب اس کے اثرات یقیناً سب پر عائد ہوتے ہیں۔

بہترین حل اختلافی مسائل کے حل کے سلسلہ میں ایک بہترین کتاب نظر سے گذری اس کا نام امت کے اختلاف میں اعتدال و انصاف ہے۔ یہ کتاب حکیم انیس احمد صدیقی صاحب کی تالیف ہے اور صدیقی کتاب گھر ڈاکخانہ کوٹ لکھپت لاہور سے طلب کی جاسکتی ہے۔ محض تبلیغ و اصلاح کے تحت تالیف کی گئی ہے۔ قیمت چار روپے ہے۔

یہ کتاب اس قابل ہے کہ اس کو ضرور مطالعہ کیا جائے اور جس اللہ کے بندہ کو توفیق ہو وہ یہ کتاب عامۃ المسلمین کے لئے مفت تقسیم کرے۔

ہمارا فرض ہے اس اسلامی مملکت میں غیر مسلم اپنی تبلیغی سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں اس پر فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

حکومت۔ عوام اور خصوصیت سے علماء کرام کا فرض ہے کہ اسلامی قانون کے مطابق تمام مشرکانہ تبلیغی سلسلے بند کرانے کا اہتمام کریں۔ جس کے لئے اتحاد و اتفاق ضروری ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو تبلیغ دین اور اصلاح معاشرہ کے فرض کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

خوش خبری

عیسائیت کے مبلغین اربوں روپیہ سالانہ خرچ کرتے جس خلوص اور لگن سے تمام دنیا اور بالخصوص انڈونیشیا، پاکستان اور افریقی ممالک کام کر رہے ہیں۔ ان سے ہمارے ملک کے سیاسی لیڈران اور علمائے کرام غالباً ناواقف ہیں بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ کسی اخبار و رسالہ میں کوئی بیان کوئی پریس کانفرنس اس سلسلے میں منعقد نہیں ہوئی، احقر نے گزشتہ تیس برس میں کسی مجلس، وعظ، تقریر میں اور خطبہ جمعہ کے موقع پر بھی کسی عالم یا خطیب کو اس موضوع پر کچھ فرماتے نہیں سنا۔ اب پہلی خوش خبری آئی ہے۔ اخبار جنگ کراچی ۱۵ اپریل ۱۹۷۹ء میں پہلی بار ایک بیان نظر سے گزرا جو پیشِ خدمت ہے ملاحظہ فرمایئے۔

پاکستان میں بڑھتی ہوئی عیسائی تبلیغی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار

دینی جماعتوں اور انجمنوں سے اسلامی تبلیغ کی طرف توجہ دینے کی اپیل نور محمد لاکھانی کا بیان

کراچی ۱۴ اپریل: (پ ر) جماعتِ اسلامی کراچی کے جنرل سیکریٹری نور محمد لاکھانی نے پاکستان میں بڑھتی ہوئی عیسائی تبلیغی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور اپنے ایک اخباری بیان میں تمام دینی جماعتوں، انجمنوں اور اداروں کی توجہ پاکستان میں تبلیغ اشاعت کے لئے ایک ارب ڈالر کے پنجسالہ منصوبہ کی طرف دلاتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اس امر کا سختی سے نوٹس لیں۔ اور اس مکروہ سازش کو ناکام بنانے کے لئے اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔ جماعتِ اسلامی کے رہنما نے کہا کہ کوئی بھی ملک کسی گروہ کو ملک کی اساس نظریات کے خلاف پرچار کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ یہاں ہر طبقہ اور ہر مذہب کے ماننے والوں کو اپنے معتقدات پر عمل پیرا ہونے کی پوری پوری آزادی ہے۔ لیکن اسلام اور جمہوریت اس کی اساس ہے اسے بدلنے کے خلاف پرچار کرنے کی قطعی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ انہوں نے اسلامی قوتوں سے اپیل کی کہ وہ اتحاد اتفاق کے ذریعے تبلیغی جذبے سے بھرپور اس مشنری سازش

Marfat.com

کا مقابلہ کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں انہوں نے کہا کہ اب اتحاد وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

اور مل جل کر اسلامی تبلیغی سرگرمیوں میں حصہ لینا دین کا اہم فریضہ ہے۔

ضروری ہے

عیسائیت، مرزائیت کی تبلیغ محض مذہبی تبلیغ نہیں بلکہ سازشی ہے جو تمام تر غیر ممالک کی رہین منت ہے۔ ضرورت ہے اس ملک کے عوام کو اس سازش سے آگاہ کرایا جائے۔ اور ہندوستان کی طرح غیر ملکی مشنریوں کی آمد فوری طور پر غیر قانونی قرار دی جائے۔

بھارت لامذہبیت کا دعوے دار ہونے کے باوجود غیر ملکی مشنریوں پر پابندی عائد کر سکتا ہے تو ہم جو اسلامی مملکت کے دعوے دار ہیں ایسا کیوں نہیں کرتے۔

اسلامی حکومت کے لئے لازم ہے کہ وہ تمام غیر اسلامی اور مشرکانہ تبلیغی کام بند کرادے تاکہ ہم وہ عہد پورا کر سکیں جو ہم نے قیام پاکستان کے وقت اپنے رب اور مسلمانوں سے کیا تھا۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو لوگ ہمیشہ ہی دریافت کرتے رہیں گے کہ

پاکستان کا مطلب کیا

ہم پاکستانی مسلمانوں کا فرض ہے کہ ہم اس سوال کا جواب دیں

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

احقر زماں

مورخہ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ

مطابق ۱۸ اپریل ۱۹۷۹ء

محمد منظور الزماں صدیقی

اشاعت اول اگست ۷۹ء اشاعت دوم مئی ۸۰ء
پانچ ہزار پانچ ہزار

Marfat.com

اطلاع

۱۔ ٹرسٹ کسی قسم کا کوئی چندہ وصول نہیں کرتا اور نہ ہی کسی کو ایسا کرنے کا اختیار ہے البتہ اس کارِ خیر اور صدقہ جاریہ میں شرکت کے لئے دعوت عام ہے جو افراد حصّہ لینا چاہیں وہ اپنے عطیات براہِ راست روانہ کرسکتے ہیں. عطیات منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ کے ذریعہ روانہ فرمائیں۔

۲۔ طلب کرنے پر چند رسائل ذریعہ ڈاک روانہ کئے جاتے ہیں۔ ڈاک خرچ بھی ٹرسٹ ادا کرتا ہے۔ رکنیت فارم بھی ہمراہ ہوتا ہے

۳۔ جو اصحاب متواتر اور مسلسل تمام رسائل کے طالب ہوں ضروری ہے کہ وہ رکنیت فارم مکمل کرکے بھیج دیں جس کے لئے پچیس روپیہ ہمراہ آنا ضروری ہیں۔ یہ کسی قسم کی فیس یا خرچ نہیں ہے بلکہ کارِ خیر میں شمولیت اور صدقہ جاریہ میں حصّہ لینا ہے پچیس روپیہ کم سے کم ہیں۔ زیادہ جو بھی ہو موجب اجر و ثواب ہوگا۔ ٹرسٹ کا ہر رسالہ شائع ہونے پر بغیر طلب روانہ ہوتا رہے گا جبکہ دوسری صورت میں ہر مرتبہ خط لکھکر منگوانا ہوگا۔

۴۔ کوئی رسالہ جو آپ نے طلب کیا ہے اور وہ روانہ نہ ہوسکا تو اس کا مقصد یہ سمجھ لیجئے کہ وہ ختم ہوچکا ہے دوبارہ اشاعت ہونے پر روانہ ہوسکے گا۔ غیر ضروری خطوط کے جواب نہیں دیئے جاسکیں گے خواتین و طالبات کے خطوط اس شعبہ کی نگراں کو بھیجدیئے جاتے ہیں ان سے ہی خط و کتابت کرنا چاہیئے۔

۵۔ اسکول و کالج یونیورسٹی بلدیاتی اور فوجی لائبریریوں کے لئے ٹرسٹ کے رسائل مجلد سیٹ کی صورت میں ذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ تحفتاً روانہ کئے جاتے ہیں البتہ ذاتی لائبریریوں کیلئے تحفتاً جلد اور ڈاک خرچ پانچ روپیہ فی سیٹ ادا کرنے ہونگے۔ فی الوقت سندھی، گجراتی، انگریزی میں ایک ایک سیٹ اور اردو کے تین سیٹ تیار ہیں۔ ہر سیٹ کیلئے پانچ روپیہ ادا کرکے یہ سیٹ طلب کئے جاسکتے ہیں۔

۶۔ اسکول و کالج اور یونیورسٹی کے اساتذہ کرام طلباء و طالبات میں مفت تقسیم کے لئے رسائل طلب کرسکتے ہیں۔ طلباء کو براہِ راست تقسیم کے لئے روانہ نہیں کئے جائیں گے البتہ وہ چند رسائل مطالعہ کے لئے طلب کرسکتے ہیں۔

Marfat.com

جنّت میں گھر بنائیے

صدّیقی ٹرسٹ تبلیغ دین اور اصلاحِ معاشرہ کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ یہ فرضِ کفایہ اور صدقۂ جاریہ ہے۔ جس کا اجر و ثواب بے حساب ہے۔ اس کارِ خیر میں شمولیت کے لئے دعوتِ عام ہے۔

Marfat.com

تبلیغ اسلام اور اصلاحِ معاشرہ

کے تحت صدیقی ٹرسٹ رجسٹرڈ کراچی، حسبِ ذیل مفید رسائل طبع کرا کے مُفت تقسیم کر رہا ہے۔ یہ رسائل خصوصاً طلبا، خواتین اور مصروف حضرات کے لئے مفید ہیں کہ عام فہم اور آسان زبان میں ہیں ۔۔۔ ان رسائل کی اشاعت صدقہ جاریہ ہے۔ آپ بھی ان کی اشاعت میں حصہ لے سکتے ہیں۔ ان رسائل کی اشاعت کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ خود شائع کیجئے یا ہمارے توسط سے شائع کرائیے۔

۱ وقت کا تقاضہ
۲ زکوٰۃ۔ اسلام کا بنیادی رُکن
۳ وصیت، وراثت، تقسیم میراث کے احکام
۴ مال و دولت کا بہترین مصرف
۵ نماز کے فضائل اور احکام و مسائل
۶ ولیمہ کا مسنون طریقہ
۷ عظمتِ قرآن اور آدابِ تلاوت
۸ شرعی پردہ کی اہمیت
۹ روزہ ایک اہم روحانی عبادت
۱۰ حج و عمرہ کا طریقہ اور مسائل
۱۱ آدابِ معاشرت (احادیث نبوی کی روشنی میں)
۱۲ مسجد کا ادب و احترام
۱۳ اللہ تعالیٰ کے احکامات و ممنوعات
۱۴ خدمتِ خلق کی اہمیت
۱۵ تکفین و تدفین کا طریقہ
۱۶ سوگ کی رسُومات
۱۷ دُعا کی مقبولیت کا طریقہ
۱۸ تبلیغ و اصلاح کی اہمیت
۱۹ قیامت نامہ (از حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی)
۲۰ تعارفِ قرآنِ حکیم (منشی عبدالرحمٰن خاں)
۲۱ اوراد فضلیہ
۲۲ صدیقی ٹرسٹ رجسٹرڈ (ایک تعارف)
۲۳ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات
۲۴ نماز کی کتاب مع شش کلمہ
۲۵ اتباعِ سُنّت کی ضرورت اور اُس کی اہمیت
۲۶ سٹہ، ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری
۲۷ پردہ اور مسلمان خاتون (مولانا محمد مالک کاندھلوی)
۲۸ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
۲۹ سُود۔ اقتصادی و معاشی لعنت
۳۰ حقوق العباد ادا کیجئے
۳۱ قربانی کے احکام و مسائل
۳۲ نماز قصر اور تیمم کے احکام و مسائل

۳۳ بچوں کے نام رکھنے کا اسلامی طریقہ
۳۴ کیا آپ جانتے ہیں ؟
۳۵ صدیقی ٹرسٹ کی سہ ماہی خدمات کا جائزہ
۳۶ اسلام میں خواتین کے حقوق
۳۷ پاکستان اور صلیبی جنگ
۳۸ حُسنِ معاشرت (احادیث نبوی کی روشنی میں)
۳۹ مستورات کے خصوصی مسائل (بہشتی زیور حصہ)
۴۰ طلاق اور خلع کا بیان (بہشتی زیور حصہ)
۴۱ عدت اور سوگ کا بیان (بہشتی زیور حصہ)
۴۲ علاج بالقرآن (بہشتی زیور حصہ ۹)
۴۳ خطبہ حج الوداع (از مولانا غلام رسول مہر)
۴۴ قتل اور خودکشی حرام ہے
۴۵ دُعائے حزب البحر مترجم
۴۶ اصُول اسلام (از مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی)
۴۷ رمضان المبارک
۴۸ تعارف حدیث (از حافظ نذر احمد)
۴۹ ڈاڑھی کی شرعی حیثیت (شیخ الحدیث مدظلہ)
۵۰ زکوٰۃ خزینۂ اسلام
۵۱ ذکرِ حبیبؐ (از حضرۃ شاہ ولی اللہ دہلوی)
۵۲ والدین کے حقوق
۵۳ حقیقت تقویٰ
۵۴ بچوں کی پرورش کے لئے موزوں ہدایات
۵۵ چائے۔ پان۔ سگریٹ
۵۶ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور ناپسندیدہ لوگ
۵۷ اعتکاف
۵۸ درود شریف کی فضیلت
۵۹ مسلمان اور کلیسا کا نظام تعلیم
۶۰ پاکستان میں عیسائیت کا فروغ
۶۱ پاکستان میں عیسائیت کا عروج
۶۲ پاکستان کا مطلب کیا ؟
۶۳ اسلامی معاشرت (مولانا محمد مالک کاندھلوی)
۶۴ کیا آپ نماز ادا کرنا جانتے ہیں ؟

۶۵ قرآن کریم کے محیر العقول شماریات
۶۶ ذکری مذہب اور اسلام
۶۷ اسلام اور عیسائیت
۶۸ راشی کا مقام (از منشی عبدالرحمٰن خاں)
۶۹ عالم برزخ کا احوال (قاری محمد طیب مدظلہ)
۷۰ کمپیوٹر سے قرآنی جائزہ
۷۱ پردہ کیوں ضروری ہے
۷۲ وصیت نامہ
۷۳ نماز باجماعت کی اہمیت
۷۴ اصلاح معاشرہ
۷۵ اخلاق و کردار کی تعمیر
۷۶ اسلام میں غربت کا حل
۷۷ رسم و رواج اور جہیز
۷۸ ازدواجی زندگی کے ثمرات
۷۹ مذہب پر لامذہبیت کے اثرات
۸۰ شادی بیاہ کی اصلاحی تحریک
۸۱ ترک گناہ
۸۲ حفاظت نظر
۸۳ صدیقی ٹرسٹ کا جائزہ ۸۰۔۱۹۷۹ء
۸۴ ذکری فرقہ
۸۵ ذکری فرقہ پر ایک نظر
۸۶ اسماء ربانی (اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام)
۸۷ حقیقت دین
۸۸ فضائل ہفت صلوٰۃ
۸۹ پردہ کی اہمیت اور حقیقت
۹۰ اخلاق حسنہ (احادیث شریفہ)
۹۱ فیصلہ ہفت مسئلہ (حضرت حاجی امداد اللہ)
۹۲ سائنس اور مذہب کی حقیقت
۹۳ جھوٹ کی گرم بازاری
۹۴ شراب کی حقیقت اور مضرت
۹۵ نماز کی اہمیت اور فضیلت (قاری محمد طیب مدظلہ)
۹۶ اسلام اور فرقہ بندی

صدیقی ٹرسٹ (رجسٹرڈ) نسیم پلازا، چوک لسبیلہ۔ نشتر روڈ۔ کراچی ۵

Marfat.com

تبلیغ اسلام اور اصلاحِ معاشرہ

کے تحت صدیقی ٹرسٹ رجسٹرڈ کراچی، حسبِ ذیل مفید رسائل طبع کرا کے مُفت تقسیم کر رہا ہے۔ یہ رسائل خصوصاً طلبا، خواتین اور مصروف حضرات کے لئے مفید ہیں کہ عام فہم اور آسان زبان میں ہیں — ان رسائل کی اشاعت صدقہ جاریہ ہے۔ آپ بھی اس کی اشاعت میں حصّہ لے سکتے ہیں۔ ان رسائل کی اشاعت کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ خود شائع کیجئے یا ہمارے توسط سے شائع کرائیے۔

۱ وقت کا تقاضہ
۲ زکوٰۃ۔ اسلام کا بنیادی رُکن
۳ وصیت، وراثت، تقسیم میراث کے احکام
۴ مال و دولت کا بہترین مصرف
۵ نماز کے فضائل اور احکام و مسائل
۶ ولیمہ کا مسنون طریقہ
۷ عظمتِ قرآن اور آدابِ تلاوت
۸ شرعی پردہ کی اہمیت
۹ روزہ ایک اہم روحانی عبادت
۱۰ حج و عمرہ کا طریقہ اور مسائل
۱۱ آدابِ معاشرت (احادیث نبویؐ کی روشنی میں)
۱۲ مسجد کا ادب و احترام
۱۳ اللہ تعالیٰ کے احکامات و ممنوعات
۱۴ خدمتِ خلق کی اہمیت
۱۵ تکفین و تدفین کا طریقہ
۱۶ سوگ کی رسُومات
۱۷ دُعا کی مقبولیت کا طریقہ
۱۸ تبلیغ و اصلاح کی اہمیت
۱۹ قیامت نامہ (از حضرت شاہ رفیع الدین دہلویؒ)
۲۰ تعارفِ قرآنِ حکیم (منشی عبدالرحمٰن خاں)
۲۱ اورادِ فضلیہ
۲۲ صدیقی ٹرسٹ رجسٹرڈ (ایک تعارف)
۲۳ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات
۲۴ نماز کی کتاب معہ شش کلمہ
۲۵ اتباعِ سُنّت کی ضرورت اور اس کی اہمیت
۲۶ سٹہ، ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری
۲۷ پردہ اور مسلمان خاتون (مولانا محمد مالک کاندھلوی)
۲۸ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
۲۹ سُود۔ اقتصادی و معاشی لعنت
۳۰ حقوق العباد ادا کیجئے
۳۱ قربانی کے احکام و مسائل
۳۲ نماز قصر اور تیمم کے احکام و مسائل
۳۳ بچوں کے نام رکھنے کا اسلامی طریقہ
۳۴ کیا آپ جانتے ہیں؟
۳۵ صدیقی ٹرسٹ کی سہ ماہی خدمات کا جائزہ
۳۶ اسلام میں خواتین کے حقوق
۳۷ پاکستان اور صلیبی جنگ
۳۸ حُسنِ معاشرت (احادیث نبویؐ کی روشنی میں)
۳۹ مستورات کے خصوصی مسائل (بہشتی زیور حصہ۲)
۴۰ طلاق اور خلع کا بیان (بہشتی زیور حصہ۴)
۴۱ عدت اور سوگ کا بیان (بہشتی زیور حصہ۴)
۴۲ علاج بالقرآن (بہشتی زیور حصہ۹)
۴۳ خطبہ حج الوداع (از مولانا غلام رسول مہرؔ)
۴۴ قتل اور خودکشی حرام ہے
۴۵ دُعائے حزب البحر مترجم
۴۶ اصُول اسلام (از مفتی محمد کفایت اللہ دہلویؒ)
۴۷ رمضان المبارک
۴۸ تعارفِ حدیث (از حافظ نذر احمد)
۴۹ ڈاڑھی کی شرعی حیثیت (شیخ الحدیث مدظلہٗ)
۵۰ زکوٰۃ خزینۂ اسلام
۵۱ ذکرِ حبیبؐ (از حضرۃ شاہ ولی اللہ دہلویؒ)
۵۲ والدین کے حقوق
۵۳ حقیقت تقویٰ
۵۴ بچوں کی پرورش کے لئے موزوں ہدایات
۵۵ چائے۔ پان۔ سگریٹ
۵۶ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور ناپسندیدہ لوگ
۵۷ اعتکاف
۵۸ درود شریف کی فضیلت
۵۹ مسلمان اور کلیسا کا نظام تعلیم
۶۰ پاکستان میں عیسائیت کا فروغ
۶۱ پاکستان میں عیسائیت کا عروج
۶۲ پاکستان کا مطلب کیا؟
۶۳ اسلامی معاشرت (مولانا محمد مالک کاندھلوی)
۶۴ کیا آپ نماز ادا کرنا جانتے ہیں؟
۶۵ قرآن کریم کے محیّر العقول شماریات
۶۶ ذکری مذہب اور اسلام
۶۷ اسلام اور عیسائیت
۶۸ راشی کا مقام (از منشی عبدالرحمٰن خاں)
۶۹ عالم برزخ کا احوال (قاری محمد طیب مدظلہٗ)
۷۰ کمپیوٹر سے قرآنی جائزہ
۷۱ پردہ کیوں ضروری ہے
۷۲ وصیت نامہ
۷۳ نماز باجماعت کی اہمیت
۷۴ اصلاح معاشرہ
۷۵ اخلاق و کردار کی تعمیر
۷۶ اسلام میں غربت کا حل
۷۷ رسم و رواج اور جہیز
۷۸ ازدواجی زندگی کے ثمرات
۷۹ مذہب پر لامذہبیت کے اثرات
۸۰ شادی بیاہ کی اصلاحی تحریک
۸۱ ترک گناہ
۸۲ حفاظت نظر
۸۳ صدیقی ٹرسٹ کا جائزہ ۸۰-۱۹۷۹ء
۸۴ ذکری فرقہ
۸۵ ذکری فرقہ پر ایک نظر
۸۶ اسماء ربانی (اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام)
۸۷ حقیقت دین
۸۸ فضائل ہفت صلوٰۃ
۸۹ پردہ کی اہمیت اور حقیقت
۹۰ اخلاق حسنہ (احادیث شریفہ)
۹۱ فیصلہ ہفت مسئلہ (حضرت حاجی امداد اللہؒ)
۹۲ سائنس اور مذہب کی حقیقت
۹۳ جھوٹ کی گرم بازاری
۹۴ شراب کی حقیقت اور مضرت
۹۵ نماز کی اہمیت اور فضیلت (قاری محمد طیب مدظلہٗ)
۹۶ اسلام اور فرقہ بندی

صدیقی ٹرسٹ (رجسٹرڈ) نسیم پلازا، چوک لسبیلہ۔ نشتر روڈ۔ کراچی ۵

Marfat.com